بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انجمن احباب اہل سنت

کے سلسلہ تبلیغ



سبیلِ ہدایت

کی ۳۲۶ ویں پیش کش

فضائل و برکاتِ میلاد

بیرونی حضرات ۱۰ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب فرمائیں

پتہ برائے رابطہ

ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری ناظم انجمن احبابِ اہلِ سنت

سہنسہ آزاد کشمیر

ہدیہ: دعائے خیر بحق ممبران انجمن ہذا

خصوصی دعا

''انجمن احبابِ اہل سنت'' کی پیش کش ھذا ''فضائل و برکاتِ میلاد''

کے اخراجات جناب راجہ مہتاب خان صاحب ساکن موضع بھیائی تحصیل سہنسہ حال

مقیم انگلینڈ نے اپنے چچا مرحوم حاجی راجہ عبدالرزاق خان صاحب کے ایصال ثواب

کے لئے ادا کیے ہیں۔ ہماری خصوصی دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مہتاب خان صاحب کے

اس صدقۂ جاریہ کو قبول فرمائے اور اس کا پورا پورا اجر ان کے اور ان کے مرحوم چچا

صاحب کے نامۂ اعمال میں درج فرمائے اور مغفرت کا ذریعہ بنائے۔ آمین۔

دعا گو فقیر ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری غفر اللہ تعالیٰ لہٗ ناظم انجمن

احباب اہل سنت سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

عرضِ مؤلف

علاقہ سہنسہ کی مشہور و معروف مذہبی، سماجی اور سیاسی شخصیت الحاج راجہ عبدالرزاق خان صاحب ساکن موضع بھیائی تحصیل سہنسہ نے ۱۲ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ بمطابق ۲ مارچ ۲۰۰۷ء بروز جمعۃ المبارک بوقت ساڑھے گیارہ بجے دن وفات پائی اور واصل بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون. تو حاجی صاحب مرحوم کے بھتیجے راجہ محمد مہتاب خان صاحب نے خواہش ظاہر کی کہ حاجی صاحب مرحوم کے ایصال ثواب کے لئے کوئی دینی کتاب لکھی جائے اور اسے شائع کروا کر تقسیم کیا جائے۔

چونکہ ماہ نور و سرور کی آمد قریب تھی اور ہم نے اس مہینے کے لئے اپنا رسالہ ''محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم حلیمہ سعدیہ کے گھر میں'' تیار کروادیا تھا اس لئے مناسب سمجھا گیا کہ اسی رسالہ کی ابتداء میں فضائل و برکات میلاد سے متعلق چار رسائل کا اضافہ کر دیا جائے۔

الحمد للہ۔ زیرِ نظر کتاب ''فضائل و برکاتِ میلاد'' میں ہم نے اپنے پانچ رسالے شامل کر دیئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس سعی کو شرف مقبولیت بخشے اور حاجی صاحب مرحوم کو اس صدقۂ جاریہ کا پورا پورا اجر عطا فرمائے اور ان کے درجات میں اضافہ ہو۔ آمین۔

عرض گزار فقیر ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری غفر اللہ تعالیٰ لہٗ

نعت شریف

ہم منگتے ہیں اے قاسمِ انوار! تمہارے
ملتے ہیں ہمیں ساغرِ سرشار تمہارے

ہیں دونوں جہانوں میں اے محبوبِ دو عالم!
روشن و درخشندہ یہ انوار تمہارے

ہو نورِ الٰہی بھی، بشر بھی ہو، آقا!
اللہ ہی کو معلوم ہیں اسرار تمہارے

حورانِ بہشتی بھی ترستی ہیں جنہیں اب
تمہارے ہیں وہ لب، ہیں وہ رخسار تمہارے

ہے شان تمہاری ہر اک سوچ سے بالا
کیسے ہوں بیاں وصف اے سرکار تمہارے

نرالا ہے ترے حسنِ جبینی کا مقدر
ہیں ماہِ مصر بھی تو طلبگار تمہارے

اللہ رے یہ تیری محبت کا تقاضا
اللہ کو بھی محبوب ہیں دلدار تمہارے

کیا بات مدینے کی اے سرکارِ مدینہ!
آتے ہیں نظر جس میں یہ آثار تمہارے

ہوتے ہیں فدا جن پہ یہ باغاتِ عدن
ہیں اللہ اکبر وہی گلزار تمہارے

بخشش کی امیدوں پہ ہیں جیتے ہم ہمیشہ
ہم شافعِ محشر ہیں گناہگار تمہارے

قاسمؔ تم نے پائی ہے غلامی بھی تو اعلیٰ
ہیں سرورِ عالم سیّدو سردار تمہارے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پہلا رسالہ مبارکہ ______ ذکر میلاد نبی صلے اللہ علیہ وسلم

الحمدلله رب العالمین والصلوٰة والسلام علیٰ رسوله محمد واله و اصحابه اجمعین۔ امابعد: یہ مختصر رسالہ اہل ایمان کی تازگی ایمان کے لئے ولادت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی خوشی منانے کے استحباب کے ثبوت میں لکھا گیا ہے۔ اللہ کریم جل شانہٗ اسے احباب اہل سنت کے ایمان کی حفاظت کا ذریعہ بنائے۔ آمین ثم آمین بجاہ النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ نے جلسہ میلاد کیا

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

وَاِذْ اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ النَّبِيّٖنَ لَمَآ اٰتَيْتُكُمْ مِّنْ كِتٰبٍ وَّ حِكْمَةٍ ثُمَّ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ ؕ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰى ذٰلِكُمْ اِصْرِىْ ؕ قَالُوْۤا اَقْرَرْنَا ؕ قَالَ فَاشْهَدُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ مِّنَ الشّٰهِدِيْنَ○

(ترجمہ) اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا۔ جو میں تم کو کتاب اور حکمت دوں پھر تشریف لائے تمہارے پاس وہ رسول کہ تمہاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیا تم نے اقرار کیا۔ اور اس پر میرا بھاری ذمہ اٹھایا؟ سب نبیوں نے کہا ہم نے اقرار کیا۔ اللہ نے فرمایا تو تم ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ (۳ پ ۱۷)

اس آیت سے معلوم ہوا کہ روز میثاق اللہ تعالیٰ نے سب نبیوں کو ایک جگہ جمع کر کے ان کے سامنے آخر الزمان پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی تشریف آوری (ولادت باسعادت) کا ذکر فرمایا۔ یہ محفل میلاد کا بین ثبوت ہے والحمد للہ علیٰ ذلک۔

حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجمع صحابہ میں اپنی ولادت کا ذکر فرمایا

محفلِ میلاد کے جواز و استحسان کی ایک پختہ دلیل یہ بھی ہے کہ خود نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے مجمع میں اپنی ولادت باسعادت کا ذکر فرمایا ہم یہاں اس سلسلہ کی صرف چار حدیثیں ہدیۂ ناظرین کرتے ہیں وباللہ التوفیق۔

۱۰) حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سوموار کے دن کے روزہ کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا فِیْہِ وُلِدْتُ وَفِیْہِ اُنْزِلَ عَلَیَّ۔ اس دن میں میری ولادت ہوئی اور اسی دن میں مجھ پر وحی اتاری گئی۔ (مشکوٰۃ المصابیح ص۱۶۱ ج۱)

اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اعمال سوموار کے دن اور جمعرات کے دن پیش کئے جاتے ہیں سو میں چاہتا ہوں کہ میرے اعمال اس حال میں پیش کیے جائیں کہ میں روزہ دار ہوں۔ (مشکوٰۃ المصابیح ۱۶۱ ج۱)

ان دو حدیثوں سے معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنا یوم ولادت بیان فرمایا اور اس میں اس کی فضیلت کی وجہ سے ہمیشہ روزہ رکھا۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی در اشعۃ اللمعات می گوید احتمال دارد کہ سوال از سبب روزہ داشتن

آنحضرت باشد روز دوشنبہ یا از سبب استحباب روزہ داشتن ست دریں روز بر ہر تقدیر سبب آن شکرانہ نعمت وجود آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم و وجود دین وشریعت اوا ست اہ بلفظہ واللہ اعلم (اشعۃ اللمعات ص ۱۰۱ ج ۲)

لہٰذا دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی کا یہ کہنا کہ ''یوم جمعہ کے فضائل تو احادیث میں صراحۃً وارد ہیں اور یوم ولادت کی کوئی فضیلت صراحۃً وارد نہیں۔'' (المواعظ السرور و الحبور بحوالہ سیف غوی ص ۴۳) گمراہی اور اندھاپن کی روشن دلیل ہے واللہ لا یھدی القوم الخآئنین.

(۲) اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دن حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہوکر پوچھا میں کون ہوں؟ لوگوں نے کہا آپ اللہ کے رسول ہیں۔ آپ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہوں۔ بے شبہ اللہ نے مخلوق کو پیدا کیا تو اس نے مجھے بہتر مخلوق میں کیا۔ پھر اس نے انسانوں کی جماعتیں بنائیں تو اس نے مجھے بہتر جماعت میں کیا۔ پھر اس نے انہیں قبائل میں تقسیم کیا تو مجھے بہتر قبیلے میں کیا پھر اس نے انہیں گھروں میں بانٹا تو اس نے مجھے بہتر گھر میں کیا۔ سو میں ذات کے اعتبار سے بہترین شخص ہوں اور گھر کے اعتبار سے بہترین شخص ہوں۔ (مشکوۃ ص ۲۰۸ ج ۲)

(تنبیہ) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مجمع صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں ممبر پر کھڑے ہوکر اپنا نام، ولدیت، نسب اور خاندانی حالات ذکر فرمائے یہی کچھ تو محفل میلاد میں بھی ہوتا ہے پھر محفل میلاد کو بدعت مذمومہ کہنا کتنی بڑی گمراہی ہے ولکن اللہ لا یھدی القوم الظالمین

(۳) اور حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے قالوا یا رسول اللہ متی وجبت

لک النبوۃ لوگوں نے کہا یارسول اللہ آپ کے لئے نبوت کب ثابت ہوئی؟ فرمایا وادم بین الروح والجسد۔ (میرے لئے نبوت ثابت ہوئی) حالانکہ آدم روح اور جسم کے مابین تھے۔ (مشکوۃ ص ۲۰۸ ج ۲)

(تنبیہ) قالوا جمع مذکر غائب کا صیغہ ہے۔ اس سے ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم سے مندرجہ بالا سوال مجمع صحابہ میں بہت سے لوگوں نے پوچھا تھا اس سے بھی محفل میلاد کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ آخر اس محفل میں حضور کی ولادت اور نبوت ہی کی باتیں تو سنی سنائی جاتی ہیں۔ سو وہابیہ دیوبندیہ کا محفل میلاد کو بدعتِ مذمومہ قرار دینا سخت سخت گمراہی ہے۔ اللہ تعالیٰ دین سمجھنے کی توفیق بخشے آمین۔

(۴) اور حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وساخبرکم باول امری دعوة ابراھیم وبشارة عیسیٰ علیهما السلام ورأیا امی التی رأت حین وضعتنی و قد خرج لها نور اضاء لها منه قصور الشام۔ میں عنقریب تمہیں اپنے ابتدائی امر (خلقت وولادت) کے بارہ میں خبر دوں گا۔ میں ابراہیم کی دعا اور عیسیٰ علیہما السلام کی بشارت ہوں اور اپنی ماں کی وہ رؤیت ہوں کہ انہوں نے مجھے جنتے وقت دیکھا کہ ان کا نور جلوہ افروز ہوا ہے اور اس نے ان کے لئے شام کے محلات روشن کر دیئے۔ (مشکوۃ ص ۲۰۸ ج ۲)

(تنبیہ) سأخبرکم میں کم ضمیر جمع مذکر مخاطب ہے اس سے بھی ثابت ہوا کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی نورانی سیرت اور ولادت باسعادت کو مجمع صحابہ میں بیان فرمایا۔ یہ محفل میلاد نہ تھی تو اور کونسی محفل تھی ولہذا محفل میلاد میں ذکر نور مصطفےٰ کرنا سنت ہے۔ وہابیہ

دیوبندیہ کا اس پاکیزہ مسنون محفل پر بدعت مذمومہ کا فتویٰ جڑنا ان کی جہالت اور رسول دشمنی کا جیتا جاگتا ثبوت ہے۔ سنی مسلمان ان گمراہوں کی کوئی کتاب ہرگز ہرگز نہ پڑھیں۔

واللہ ھو الموفق للصدق والسداد و ھو اعلم بالصواب۔

الغرض ان چار حدیثوں سے اہلِ ایمان پر یہ بات روشن ہوگئی کہ محفل میلاد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے جاری ہے۔ اسے بدعت مذمومہ قرار دینا وہابیہ دیوبندیہ کی جہالت اور بے دینی ہے۔ **واللہ یھدی من یشآء الیٰ صراط مستقیم۔**

صحابۂ کرام نے ذکر میلاد کیا

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدۂ محترمہ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھ سے جدا ہوئے توان کے ہمراہ ایک نور نکلا جس نے ان کے لئے مشرق ومغرب کے مابین کو روشن کردیا۔ (ماثبت من السنۃ ص ۹۰)

۲۔ اور حضرت شفا والدۂ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ جب آمنہ نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو جنا تو وہ میرے ہاتھوں میں تشریف لائے اور میں نے کسی کہنے والے کو یرحمک اللہ کہتے ہوئے سنا اور اس نور سے مشرق ومغرب روشن ہوگئے یہاں تک کہ میں نے اس نور میں شام کے بعض محلات کو دیکھا اور میرے دل میں خوف اور ہراس پیدا ہوا۔ (مدارج النبوۃ ص ۲۰ ج ۲)

۳۔ اور والدۂ حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے وقت موجود تھی۔ میں نے ایک نور دیکھا جس سے گھر اور اس کا سارا ماحول روشن ہوگیا۔ اور میں نے ستاروں کو زمین کے قریب پایا تو مجھے ان کے گرنے

کا خوف ہوا اور سارا گھر روشن ہو گیا۔ (مدارج النبوۃ ص ۱۹ ج ۲)

۴۔ اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں۔ میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے وقت ان کی دائی تھی میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب آ گیا اور میں نے اس وقت آپ کے چھ معجزات دیکھے (۱) جب آپ زمین پر تشریف لائے تو آپ سجدہ کی حالت میں تھے۔ (۲) جب آپ نے سر اٹھایا تو آپ نے فصیح زبان میں لا الہ الا اللہ انی رسول اللہ کہا۔ (۳) میں نے دیکھا کہ آپ کا نور چراغ کے نور پر غالب ہے اور آپ کے نور سے سارا گھر روشن ہو گیا ہے۔ (۴) میں نے آپ کو نہلانا چاہا تو ہاتف نے کہا اے صفیہ اپنے آپ کو نہ تھکا ہم نے انہیں نہلا کر پاک ستھرا نکالا ہے (۵) میں نے یہ جاننا چاہا کہ بچہ ہیں یا بچی تو میں نے دیکھا کہ آپ کا ختنہ ہو چکا ہے اور آپ کی ناف کاٹی جا چکی ہے۔ (۶) میں نے انہیں چادر میں لپیٹنا چاہا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت ہے جس پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ لکھا ہوا ہے۔" (شرح قصیدہ بردہ للخرپوطی ص ۱۱۱)

۵۔ اور آپ کے چچا عباس رضی اللہ عنہ نے یہ شعر کہے۔ "یا رسول اللہ جب آپ پیدا ہوئے زمین چمک اٹھی اور آپ کے نور کے سبب سے آسمان روشن ہو گیا۔ سو ہم اسی نور اور اسی روشنی میں ہدایت کے راستے طے کرتے ہیں۔" (شفا شریف ص ۱۰۰ ج ۱)

۶۔ اور حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ نے بارگاہ نبوت میں اپنے یہ اشعار پڑھے۔

واجمل منک لم ترقط عینی واکمل منک لم تلد النسآء

خلقت مبرأ من کل عیب کانک قد خلقت کما تشآء

یا رسول اللہ آپ سے زیادہ خوبصورت شخص میری آنکھوں نے ہرگز نہیں دیکھا اور آپ

سے زیادہ کمال والا شخص عورتوں نے نہیں جنا۔ آپ ہر عیب سے مبری پیدا کیے گئے گویا کہ آپ کی خلقت آپ کے منشاء کے مطابق کی گئی۔

محفل میلاد کا ثبوت

یہاں تک جو کچھ لکھا گیا اس سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالی نے محفل انبیاء میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا ذکر کیا۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خود محفل صحابہ میں اپنی ولادت کے واقعات بیان فرمائے اور آپ کے صحابہ نے آپ کی موجودگی میں آپ کی ولادت باسعادت پر مشتمل اشعار مجمع میں پڑھے۔ یہ محفل میلاد کے جائز و مستحسن بلکہ سنت الہیہ، سنت نبوی اور سنت صحابہ ہونے کی دلیل ہے۔ ولہذا اسے بدعت مذمومہ قرار دینا دشمنان دین کی بے دینی کا واضح ثبوت ہے۔ واللہ لا یھدی کید الخائنین۔

عید میلاد کا ثبوت

مذکورہ بالا آیت واحادیث سے مطلق محفل میلاد کا جواز ثابت ہوا۔ یعنی محفل میلاد جس بھی مہینے کی جس بھی تاریخ میں ہو جائز ہے۔ اب ہم خاص ۱۲ ربیع الاول شریف کے دن محفل میلاد منعقد کرنے اور اس دن کو عید منانے کے جواز کے متعلق محققین علمائے اہل سنت کے ارشادات عالیہ پیش کرتے ہیں۔ جن کا کوئی مدمقابل آج تک وہابیہ دیوبندیہ میں پیدا نہیں ہوا۔ ولہذا عید میلاد کے بارہ میں انہی محققین کا بتایا ہوا حکم شرع مانا جائے گا نہ کہ وہابیہ دیوبندیہ کے سرغنوں کا فتوئے نامقبول و مردود فتوئے بدعت مذمومہ۔ (وباللہ التوفیق)

امام سیوطی کا ارشاد

امام خاتمۃ المحدثین جلال الدین سیوطی شافعی (متوفی ۹۱۱ھ) سے عید میلاد شریف کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے ان لفظوں میں جواب دیا۔ ''جو میلاد کا عمل لوگوں کے اجتماع، مقدور بھر قرآن خوانی، نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ابتدائی عمر میں پیش آنے والے واقعات اور آپ کی ولادت کے وقت ظاہر ہونے والے معجزات کے بیان پر مشتمل ہوتا ہے پھر محفل کے اختتام پر دستر خوان بچھایا جاتا ہے اور حاضرین کو کھانا کھلایا جاتا ہے۔ پھر اس پر کچھ اور (نامشروع بات) زیادہ کیے بغیر لوگ اپنے گھروں کو چلے جاتے ہیں میرے نزدیک اس کی اصل ان بدعات حسنہ سے ہے جن پر ثواب دیا جاتا ہے۔ کیونکہ اس میں نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے مقام و مرتبہ کی تعظیم اور آپ کی ولادت پر فرح و سرور پایا جاتا ہے۔'' (الحاوی للفتاوی ص ۱۸۹)

پھر آگے چل کر عید میلاد کی شرعی دلیل بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''شیخ الاسلام حافظ العصر ابوالفضل احمد بن حجر سے میلاد منانے کے بارہ میں پوچھا گیا تو آپ نے ان لفظوں میں جواب دیا''۔ ''عید میلاد بدعت ہے اور قرون ثلاثہ کے سلف صالحین سے منقول نہیں لیکن اس کے باوجود یہ کئی خوبیوں اور کئی خرابیوں پر مشتمل ہے۔ پھر جو کوئی اس کی خوبیوں کا قصد کرے اور اس کی خرابیوں سے اجتناب کرے اس کا یہ فعل بدعت حسنہ ہوگا ورنہ نہیں مجھے عید میلاد کی تخریج ایک ثابت اصل شرع پر معلوم ہوئی ہے اور یہ وہ حدیث ہے جسے شیخین نے اپنی صحیحین میں ثابت فرمایا کہ بے شک نبی صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ شریف تشریف لائے تو یہود کو عاشوراء کا روزہ رکھتے ہوئے پایا۔ آپ نے اس کے بارہ میں ان سے دریافت فرمایا تو انہوں نے کہا یہ وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے فرعون کو غرق کیا اور موسیٰ علیہ السلام کو نجات دی۔ سو ہم اس دن کا روزہ شکرانہ کے طور پر رکھتے ہیں۔ اس

حدیث سے یہ مسئلہ نکالا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ کے لئے معین دن میں کسی انعام کا شکرانہ ادا کرنا خواہ وہ کسی نعمت کے ملنے کی صورت میں ہو یا کوئی مصیبت ٹلنے کی شکل میں۔ پھر ہر سال اس انعام کا شکرانہ اسی دن میں دہرانا جائز امر ہے پھر اللہ تعالیٰ کا شکرانہ مختلف قسم کی عبادات بجالانے سے ادا ہوتا ہے مثلاً نماز روزہ۔ صدقہ خیرات۔ تلاوت قرآن مجید۔ ولہذا (ہر سال بارہ ربیع الاول کے دن) عید میلاد منانا جائز ہوگا کیونکہ اس رحمت والے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے بڑی کونسی نعمت ہے؟ اور صحیحین کی اس حدیث کا تقاضا ہے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا میلاد منانے کے لئے آپ کے یوم ولادت کا قصد کیا جائے۔ تاکہ عید میلاد کی پوری پوری مطابقت عاشوراء کے دن کے روزہ سے پائی جائے۔ اور جن لوگوں نے اس مطابقت کا لحاظ نہیں کیا وہ اس مہینے کے کسی بھی دن میں میلاد منانے میں حرج نہیں جانتے بلکہ مسلمانوں نے اس میں زیادہ آسانی سمجھی ہے کہ پورے سال میں کسی دن میلاد منا لیا جائے۔ لیکن اس میں (وہی عدم مطابقت والا) اعتراض موجود ہے۔ پھر اس بات کا لحاظ ضروری ہے کہ عید میلاد منانے میں صرف انہی کاموں کو بجالایا جائے جو اللہ کے شکر کا ذریعہ بن سکتے ہیں مثلاً تلاوت قرآن مجید۔ فقراء کو صدقہ دینا۔ کھانا کھلانا۔ حضور کی تعریف میں لکھے گئے نعتیہ اشعار اور وہ ابیات جو نیکی کے کاموں اور آخرت کے عمل پر تحریک دیں پڑھنا۔ علاوہ ازیں میلاد منانے میں جو کام کئے جاتے ہیں مثلاً قوالی۔ کھیل کود وغیرہ تو ان کے بارہ میں یہ قول کرنا چاہئے کہ ان میں سے جو باتیں مباح ہیں اور وہ اس دن اظہار مسرت سے مناسبت رکھتی ہیں ان کی موجودگی میں کوئی حرج نہیں اور جو باتیں حرام یا مکروہ ہیں ان سے روکا جائے گا اور یونہی خلاف اولیٰ کاموں سے بھی منع کیا جائے گا'' اھ کلام الشیخ ابن حجر۔

پھر آگے امام سیوطی اپنی طرف سے عید میلاد کی دوسری شرعی دلیل پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ ''میں کہتا ہوں کہ عید میلاد منانے کے جواز کے حق میں مجھ پر بھی ایک اصل ظاہر ہوئی اور وہ یہ کہ امام بیہقی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت بیان کی ہے کہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ظہور نبوت کے بعد خود اپنا عقیقہ کیا حالانکہ روایات سے ثابت ہے کہ آپ کی پیدائش کے ساتویں دین آپ کے دادا عبدالمطلب نے آپ کا عقیقہ کیا تھا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے جو عقیقہ خود کیا یہ اس بات پر خدا کا شکر ادا کرنے کے لئے تھا کہ اس نے آپ کو رحمۃ للعالمین بنا کر مبعوث فرمایا اور یہ اس لئے بھی تھا کہ آپ کی امت کو عید میلاد کے منانے کا جواز معلوم ہو جائے جیسا کہ آپ تعلیم امت کے لئے خود اپنے آپ پر درود شریف بھیجا کرتے تھے۔ سو ہمارے لئے یہ مستحب ہے کہ ہم حضور کی ولادت کے شکرانہ کے طور پر ایک جگہ جمع ہوں اور فقراء کو کھانا کھلائیں اور اسی قسم کے نیکی کے کام بجا لائیں اور خوشیاں ظاہر کریں۔'' (الحاوی للفتاوی ص ۱۹۵)

اور یہی امام لکھتے ہیں پھر میں نے دیکھا کہ امام القراء، حافظ شمس الدین ابن الجزری نے اپنی کتاب **عرف التعریف فی المولد الشریف** میں فرمایا''۔ ابولہب کے مرنے کے بعد اسے عذاب میں دیکھا گیا تو اس سے پوچھا گیا کہ تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا آگ میں ہوں۔ صرف یہ بات ہے کہ ہر سوموار کے روز مجھ سے عذاب کی تخفیف کی جاتی ہے اور میں اس مقدار میں پانی اپنی انگلی سے چوستا ہوں پھر اس نے اپنی انگلی کے سرے کی طرف اشارہ کیا۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے اپنی لونڈی ثویبہ کو اس وقت آزاد کیا تھا جب اس نے مجھے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کی خوشخبری سنائی تھی۔ اور پھر اس نے آپ کو اپنا دودھ پلایا۔ **فاذا کان ابو لهب الکافر الذی نزل القرآن بذمه**

جوزی فی النار بفرحته لیلة مولد النبی صلے اللہ علیه وسلم فما حال المسلم الموحدمن امة النبی صلے اللہ علیه وسلم یسر بمولده و یبذل ماانتصل الیه قدرته فی محبته صلے اللہ علیه وسلم لعمری انما یکون جزآئه من اللہ الکریم ان یدخله بفضله جنات النعیم۔ سو جب ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن اترا۔ ولادت نبوی کی خوشی منانے کا بدلہ دوزخ میں دیا گیا تو پھراس توحید پرست مسلمان کا جو نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کا امتی ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی پیدائش کی خوشی مناتا ہے اور جو کچھ اسے میسر ہوتا ہے وہ محبت نبوی میں خرچ کرتا ہے اس کا کیا حال ہے؟ میری بقاء کی قسم اللہ کریم کی طرف سے اس کی جزاء یہ ہے کہ وہ اسے نعمتوں والی جنتوں میں اپنے فضل سے داخل کرے گا۔ (الحاوی ص ۱۹۶ ج ۱)

اور یہی امام لکھتے ہیں۔ ”کتاب الطالع السعید میں لکھا ہے کہ قوص کے رہنے والے جلیل القدر امام ابوالطیب محمد بن ابراہیم سبتی مالکی میلاد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے روز ہماری درسگاہ کے سامنے سے گزرتے تو ہمارے استاد سے فرماتے۔ اے فقیہ یہ خوشی کا دن ہے۔ بچوں کو چھٹی دے دیں۔ اس پر وہ ہمیں چھٹی دے دیتے تھے۔ (الحاوی ص ۱۹۷ ج ۱)

سید احمد عابدین کے ارشادات

اور سید احمد عابدین دمشقی متوفی ۱۳۲۰ھ اپنی کتاب نثر الدرر علیٰ مولد ابن حجر کے مقدمہ میں عید میلاد کی شرعی حیثیت بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ ”جاننا چاہیے کہ بدعات محمودہ میں سے ایک حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینہ (ربیع الاول شریف) میں میلاد شریف منعقد کرنا ہے اور سب سے پہلے جس شخص نے مروجہ میلاد کی ابتداء کی وہ شاہ مظفر

والیٔ اربل ہے۔"

پھر لکھتے ہیں۔اور امام نووی کے استاد امام ابوشامہ نے شاہ مظفر والی اربل کی اس وجہ سے بہت تعریف کی ہے کہ وہ میلاد شریف کی رات میں نیکی کے کام کرتا تھا۔سو اس جلیل القدر امام کا اس کے اس رات میں اچھے کام کرنے کی ثناء کرنا اس بات کی بہت بڑی دلیل ہے کہ میلاد منانا بدعت حسنہ ہے۔ خصوصاً جب کہ امام ابوشامہ نے یہ فوقیت رکھنے والی ثناء اپنی کتاب البواعث علیٰ انکار البدع والحوادث میں ذکر کی ہے۔"

پھر لکھتے ہیں۔امام ابوشامہ نے اپنی کتاب البواعث کے اندر لکھا ہے کہ ہمارے زمانے میں جو اچھے نئے کام جاری ہوئے۔ان میں سے ایک نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت کے موافق دن (یعنی بارہ ربیع الاول شریف کے دن) ہر سال صدقات وخیرات کرنا اور خوشی ومسرت کا مظاہرہ کرنا ہے کیونکہ اس میں فقراء پر احسان کرنے کے علاوہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عید میلاد منانے والے کے دل میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعظیم اور آپ کی تشریف آوری پر اللہ تعالیٰ کا شکر بجالانے پر دلالت پائی جاتی ہے۔اور اس میں کفار ومنافقین کو غیظ وغضب میں ڈالنا بھی پایا جاتا ہے۔"

پھر آگے لکھتے ہیں یعنی نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت میں ہر صداقت رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ آپ کی ولادت کے مہینہ شریف میں خوشی ظاہر کرے اور اس مہینہ شریف میں حضور کی ولادت کے بارہ میں صحیح روایات پڑھنے کے لئے محفل کا اہتمام کرے۔کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ (اس محفل کے باعث) حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی برکت سے سابقین اولین میں داخل کر دیا جائے کیونکہ جس شخص کے جسم میں آپ کی محبت سرایت کرتی ہے وہ قبر میں بوسیدہ نہیں ہوگا۔(۱۰ صفر المظفر ۱۴۰۹ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

دوسرا رسالہ مبارکہ: اعلیٰ حضرتؒ بریلوی اور مسئلہ میلاد

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ جمیع الانبیاء والمرسلین وعلیٰ الھم واصحابھم اجمعین اما بعد :۔اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت مولانا شاہ احمد رضا خان قادری بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے زمانہ میں کچھ لوگ پیدا ہو گئے تھے جنہوں نے میلاد مصطفےٰ ﷺ کے جشن اور محفل پر بدعت ضلالت اور ناجائز ہونے کا فتویٰ عائد کیا تھا اور وہ اس عملِ خیر سے مسلمانوں کو بشدت منع کر رہے تھے۔ چنانچہ اس دور کے اس قسم کے لوگوں کے بعض فتاویٰ وعبارات بطور نمونہ مشتے از خروارے۔ یہاں درج کی جاتی ہیں۔

(۱) مدرسہ دیوبند کے مفتی رشید احمد گنگوھی کے فتاویٰ میں ہے۔

سوال:۔ مولود شریف اور عرس کہ جس میں کوئی بات خلاف شرع نہ ہو جیسے کہ حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب رحمۃ اللہ علیہ کیا کرتے تھے۔آپ کے نزدیک جائز ہے یا نہیں؟ اور شاہ صاحب واقعی مولود اور عرس کرتے تھے یا نہیں؟ (از احمد سعید خان صاحب مرادآبادی)

جواب:۔ عقد مجلس مولود اگرچہ اس میں کوئی امر غیر مشروع نہ ہو مگر اہتمام وتداعی اس میں بھی موجود ہے لہذا اس زمانہ میں درست نہیں وعلی ھذا عرس کا جواب ہے۔ بہت اشیاء ہیں کہ اول مباح تھیں پھر کسی وقت میں منع ہو گئیں۔ مجلس عرس ومولود بھی ایسا ہی ہے۔ فقط رشید احمد

گنگوہی عفی عنہ'' (فتاویٰ رشیدیہ مطبوعہ محمد سعید اینڈ سنز کراچی ص ۱۰۵)

(۲) اوراسی کتاب میں یہ فتویٰ بھی ہے۔

سوال:۔ کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین درباره محفل میلاد شریف وقیام میلاد وعود ولوبان سلگانے، فرش وچوکی بچھانے وتاریخ معین کرنے وغیرہ بہ ہیئت مشہورہ ومروجہ اس زمانہ میں کہ آیا اس طریقہ سے محفل میلاد جائز ہے یا نہیں؟۔ اگر جائز ہے تو کس دلیل ادلہ اربعہ سے۔ بینوا توجروا۔ (مرسلہ نواب کنور محمد عبدالصمد خان صاحب والی ریاست چھتاری)

جواب:۔ یہ محفل چونکہ زمانہ فخر عالم علیہ السلام میں اور زمانہ مجتہدین علیہم الرحمۃ میں نہیں ہوئی۔ اس کا ایجاد بعد چھ سو سال کے ایک بادشاہ نے کیا۔ اُس کو اکثر اہل تاریخ فاسق لکھتے ہیں۔ لہذا یہ مجلس بدعت ضلالہ ہے۔ اس کے عدم جواز میں صاحب مدخل وغیرہ علماء پہلے بھی لکھ چکے ہیں۔ اور اب بھی بہت رسائل فتاویٰ طبع ہو چکے ہیں۔ زیادہ دلیل کی حاجت نہیں۔ عدم جواز کے واسطے یہ دلیل بس ہے کہ کسی نے قرون خیر میں اس کو نہیں کیا۔ زیادہ مفاسد اس کے دیکھنے ہوں تو مطولات فتاویٰ کو دیکھ لیں۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم رشید احمد گنگوہی عفی عنہ

احمد رشید ۱۳۰۱ھ	الجواب صحیح خلیل احمد عفی عنہ	خلیل احمد

مجلس مولود مجلس خیر و برکت ہے درصورتیکہ ان قیودات مذکورہ سے خالی ہو فقط۔ بلا قید و وقت معین و بلا قیام و بغیر روایت موضوعہ مجلس خیر و برکت ہے۔ صورت موجودہ جو مروج ہے بالکل خلاف شرع ہے اور بدعت ضلالت ہے۔

مضجعه و بهذا افتیٰ مولانا المرحوم محمد خلیل الرحمن مدرس مدرسه اسلامیه سہارنپور: مجلس میلاد شریف بہ ہیئت معلومہ مروجہ لاریب بدعت وممنوع ہے۔

فقط و الله تعالیٰ اعلم بنده عزیز الرحمن دیوبندی عفی عنه

وتوکل علی العزیز الرحمٰن

الجواب صحیح ۔ بندہ احمد عفی عنہ خلف مولانا محمد قاسم صاحب مرحوم اسمہ احمد

اصاب المجیب محمد حسن عفی عنہ (محمد حسن)۔ لا شک ان انعقاد هذا المجلس المخترعة ضلالة و یلم فاعلها بذم البدعات ۔ فقیر محمد حسین دہلوی۔ محمد اسماعیل۔ سید محمد ابوالحسن ۔ یقال لہ ابراہیم۔ سید محمد عبدالسلام۔ الجواب صحیح۔ نبیرہ مولانا سید محمد نذیر حسین صاحب محدث دہلوی۔ جواب صحیح ہے اور یہ مولود مروجہ بدعت ہے۔ محمد مسعود نقشبندی۔" (فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۲)

اکابر دیوبندیہ کے پیرومرشد کا موقف:۔

جب مولوی رشید احمد گنگوہی اور مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہما کے عقائد ونظریات دربارہ میلاد شریف کا عوام وخواص میں چرچا ہوا تو اس وقت اکابر دیوبندیہ کے پیرومرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی نے بھی اپنا موقف پیش فرما کر دیوبندیہ کے باطل عقائد ونظریات کی تردید فرمائی۔ چنانچہ حاجی صاحب نے اپنی کتاب "فیصلہ ہفت مسئلہ" میں سب سے پہلے مولود شریف کا مسئلہ مدلل مفصل لکھا اور اس میں اپنا موقف ان الفاظ میں پیش فرمایا۔

''اور مشرب فقیر کا یہ ہے کہ محفل مولد میں شریک ہوتا ہوں۔ بلکہ ذریعہ نجات سمجھ کر ہر سال منعقد کرتا ہوں اور قیام میں لطف ولذت پاتا ہوں۔'' (فیصلہ ہفت مسئلہ ص ٦)

(۲) اور مولوی اشرف علی تھانوی نے لکھا ہے کہ'' (حاجی صاحب نے) فرمایا۔ ہمارے علماء مولد شریف میں بہت تنازع کرتے ہیں تاہم علماء جواز کی طرف بھی گئے ہیں۔ جب صورت جواز کی موجود ہے پھر ایسا تشدد کرتے ہیں اور ہمارے واسطے اتباع حرمین کافی ہے۔ البتہ وقت قیام کے اعتقاد تولد کا نہ کرنا چاہیے۔ اگر احتمال تشریف آوری کا کیا جائے تو مضائقہ نہیں کیونکہ عالم خلق مقید بزمان ومکاں ہے لیکن عالم امر دونوں سے پاک ہے۔ پس قدم رنجہ فرمانا ذات بابرکات کا بعید نہیں۔'' (امداد المشتاق ص ۵۵)

(۳) اور تھانوی نے یہ بھی لکھا ہے کہ حاجی صاحب نے ''فرمایا کہ مولد شریف تمامی اہل حرمین کرتے ہیں۔ اسی قدر ہمارے واسطے حجت کافی ہے اور حضرت رسالت پناہ کا ذکر کیسے مذموم ہو سکتا ہے؟ البتہ جو زیادتیاں لوگوں نے اختراع کی ہیں نہ چاہئیں اور قیام کے بارے میں میں کچھ نہیں کہتا۔ ہاں مجھ کو ایک کیفیت قیام میں حاصل ہوتی ہے۔'' (امداد المشتاق ص ۵۰)

اعلیٰ حضرت کے آباء واجداد محفلِ میلاد کے قائل تھے:۔

اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے آباء واجداد دوسرے سنی علماء ومشائخ کی طرح اس دور میں محفلِ میلاد کے قائل تھے۔ یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت کو بچپن میں ہی محفل میلاد میں مولود شریف پڑھنے کی سعادت حاصل ہوئی چنانچہ مولانا بدرالدین احمد

قادری لکھتے ہیں۔ ''اعلیٰ حضرت نے چار برس کی ننھی سی عمر میں قرآن مجید ناظرہ ختم کرلیا۔ چھ سال کی عمر میں ربیع الاول کی تقریب میں منبر پر رونق افروز ہوکر بہت بڑے مجمع کی موجودگی میں میلاد شریف پڑھا۔'' (سوانح اعلیٰ حضرت ص ۸۷)

اعلیٰ حضرت کے نزدیک محفل میلاد کی شرعی حیثیت:۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ کے دور میں جب دیوبندیوں کے عقیدہ باطلہ کے حق میں فتاوٰی ورسائل عامۃ المسلمین تک پہنچنے لگے تو آپ نے محفل میلاد کی صحیح شرعی حیثیت کے بیان میں چند رسائل اور فتاوٰی لکھے۔ ان رسائل و فتاوٰی میں آپ نے بتایا کہ محفلِ میلاد میں اگر جملہ امور جائز پائے جاتے ہیں تو وہ جائز، کار ثواب اور باعث صد ہا برکات ہے۔ اللہ عزوجل اور اس کے رسول ﷺ کی خوشنودی کا سبب ہے۔ چنانچہ آپ کے فتاوٰی ورسائل کی بعض عبارات ہدیہ ناظرین کی جاتی ہیں۔ وباللہ التوفیق۔

(۱) ''سید عالم ﷺ کا ذکر پاک خود عمدہ طاعات واجل عبادات ہے اور طاعت وعبادات پر فیس لینی حرام۔'' (فتاوٰی رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۹۵)

(۲) ''سوال۔ کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ قیام بوقت میلاد شریف سنت ہے۔ یا مباح؟ اور تارک اس قیام پر حرف زنی درست ہے یا نہ۔؟ بینوا توجروا۔

الجواب:۔ مستحب ہے کما نص علیہ ائمۃ ذوی روایۃ و درایۃ کما فی عقد الجوہر والدرر السنیۃ و غیر ہما من الکتب البہیۃ ولنا فیہ رسالۃ کافیۃ

شافية باذن الله تعالىٰ سميناها باقامة القيامة على طاعن القيام لنبى تهامة ﷺ۔ یوں ترک کہ چند لوگ بیٹھے ہیں ذکر ولادت اقدس آیا۔ تعظیم حضور پر نور ﷺ سے انکار نہیں مگر اس وقت بیٹھے رہے کہ آخر قیام واجب نہیں ایسے ترک پر طعن نہیں اور اگر یوں ترک ہو کہ مجلس میں اہل اسلام نے اپنے نبی کریم ﷺ کی تعظیم کے لیے قیام کیا یہ بلا عذر جما بیٹھا رہا تو قطعاً محل طعن ودلیل مرض قلب ہے۔ نظیر اس کی شاہد عین یہ ہے کہ کسی مجمع میں بندگان سلطانی تعظیم سلطان کے لیے سروقد کھڑے ہوں اور ایک نامہذب بے ادب قصداً بیٹھا رہے۔ ہر شخص اسے گستاخ کہے گا۔ اور بادشاہ کے عتاب کا مستحق ہوگا۔ یونہی اگر ترک قیام بر بنائے اصول باطلہ وہابیت ہو تو شنیع تر ہے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم‘‘ (فتاویٰ رضویہ جلد دہم نصف اول ص ۱۳۹)

(۳) ’’یہ سمجھنا محض غلط ہے کہ بغیر شیرینی کے ثواب نہ ہوگا۔ کیا رسول اللہ ﷺ کی ولادت شریفہ کا ذکر اقدس ویسے ہی موجب ثواب نہیں۔ ہاں شیرینی میں ثواب زیادہ ہے کہ ذکر شریف کے ساتھ صدقہ فقراء وہدیہ احباء بھی شامل ہوگیا۔ قربت بدنی کے ساتھ قربت مالی ہوگئی۔ مجلس میلاد شریف اعلیٰ مستحب ومندوب وبہتر وخوب ہے۔ اور اس میں قیام بھی مستحسن ومرغوب ہے۔ (فتاویٰ رضویہ۔ حصہ دہم۔ نصف اول۔ ص ۱۸۹)

(۴) ’’سوال:۔ وہ کون سی حالتیں ہیں جن کے سبب سے مولود کا پڑھنا سننا ناجائز ہو جاتا ہے؟۔

الجواب:۔ وہ پڑھنا سننا جو منکرات شرعیہ پر مشتمل ہو ناجائز ہے جیسے روایات باطلہ وحکایات

موضوعہ واشعار خلاف شرع خصوصاً جن میں توہین انبیاء وملائکہ علیہم الصلوٰۃ والسلام ہو کہ آج کل کے جاہل نعت گویوں کے کلام میں یہ بلائے عظیم بکثرت ہے حالانکہ وہ صریح کلمہ کفر ہے۔" (فتاوٰی رضویہ جلد دہم نصف اول ص ٦٤)

(۵) "سوال:۔ بے نمازی مسلمان کے گھر میلاد شریف کی محفل میں شریک ہونا یا پڑھنا جائز ہے یا نہیں؟۔ الجواب:۔ مجلس میلاد شریف نیک کام ہے اور نیک کام میں شرکت بری نہیں۔ ہاں اگر اس کی تنبیہ کے لیے اس سے میل جول یک لخت چھوڑ دیا ہو تو نہ شریک ہوں یہی بہتر ہے"۔ (فتاوٰی رضویہ حصہ دہم نصف اول۔ ص ۲۲۳)

(٦) "بحمد اللہ یہ روز افزوں کثرت۔ کنیز وغلام جوق در جوق آرہے ہیں۔ جگہ بار بار تنگ ہو جاتی ہے۔ دفعہ دفعہ ارشاد ہوتا ہے آنے والوں کو جگہ دو۔ آنے والوں کو جگہ دو۔ اس عام دعوت پر جب یہ مجمع ہولیا ہے۔ سلطان عالم ﷺ نے منبر اکرم پر قیام کیا ہے۔ بعد حمد وصلاۃ اپنے نسب ونام وقوم ومقام وفضائل کا بیان ارشاد ہوا۔ مسلمانو! خدارا پھر مجلس میلاد اور کیا ہے؟ وہی دعوت عام، وہی مجمع تام، وہی منبر وقیام، وہی بیان فضائل سید الانام علیہ وعلی الہ الصلوٰۃ والسلام۔ مجلس میلاد اور کس شئے کا نام مگر نجدی صاحبوں کو ذکر محبوب مٹانے سے کام وربنا الرحمٰن المستعان وبہ الاعتصام وعلیہ التکلان" (جزاء اللہ عدوہ باباءہ ختم النبوہ ص ۸٦)

(۷) "پہلی انجمن روز میثاق جمائی گئی۔ اس میں حضور کا ذکر تشریف آوری ہوا۔ واذ اخذ اللہ میثاق النبیین لما اتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جاء کم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ و لتنصرنہ الآیۃ۔ مجلس میثاق میں رب العزت نے تشریف آوری

حضور کا بیان فرمایا اور تمام انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام نے سنا اور انقیاد واطاعت حضور کا قول دیا۔ ان کی نبوت ہی مشروط تھی حضور کے مطیع وامتی بننے پر تو سب سے پہلے حضور کا ذکر تشریف آوری کرنے والا ہے اللہ کہ فرمایا ثم جاء کم رسول۔ پھر تمہارے پاس وہ رسول تشریف لائیں۔ اور ذکر پاک کی سب میں پہلی مجلس مجلس انبیاء ہے علیہم الصلوٰۃ والسلام جس میں پڑھنے والا اللہ اور سننے والے انبیاء اللہ۔ پھر ذرہ آگے چل کر لکھتے ہیں۔

غرض اسی طرح ہر زمانے میں حضور کا ذکر ولادت وتشریف آوری ہوتا رہا۔ ہر قرن میں انبیاء و مرسلین آدم علیہ السلام سے لے کر ابراہیم وموسیٰ وداؤد وسلیمان وزکریا علیہم الصلوٰۃ والسلام تک تمام نبی ورسول اپنے اپنے زمانے میں مجلس حضور ترتیب دیتے رہے۔ یہاں تک کہ وہ سب میں پچھلا ذکر شریف سنانے والا کنواری ستھری پاک بتول کا بیٹا جسے اللہ نے بے باپ کے پیدا کیا نشانی سارے جہان کے لیے یعنی سیدنا عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام تشریف لائے فرماتے ہوئے ومبشرا برسول یأتی من بعدی اسمہ احمد میں بشارت دیتا ہوں اُن رسول کی جو عنقریب میرے بعد تشریف لانے والے ہیں جن کا نام پاک احمد ہے۔ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیٰ آلہ وصحبہ اجمعین۔ یہ ہے مجلس میلاد۔'' (المیلاد النبویہ فی الفاظ الرضویہ)

الحمد للہ۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی ان سات عبارات متبرکہ سے روز روشن سے زیادہ روشن ہوا کہ اعلیٰ حضرت کے نزدیک جو محفل میلاد منکرات شرعیہ سے خالی ہو جائز، کار ثواب اور باعث صدہا برکات ہے۔

میلاد کے بارہ میں اعلیٰ حضرت کے اشعار:۔ میلاد کی مشروعیت کے بارہ میں اعلیٰ حضرت

کے چند اشعار بھی سنیے۔ آپ رقمطراز ہیں۔

(۱)

پیش حق مژدہ شفاعت کا سناتے جائیں گے   آپ روتے جائیں گے ہم کو ہنساتے جائیں گے
حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولیٰ کی دھوم   مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے
خاک ہو جائیں عدو جل کر مگر ہم تو رضاؔ   دم میں جب تک دم ہے ذکر ان کا سناتے جائیں گے۔

(۲)

دشمنِ احمد پہ شدت کیجیے   ملحدوں کی کیا مروت کیجئے
ذکر ان کا چھیڑیے ہر بات میں   چھیڑنا شیطاں کا عادت کیجئے
مثلِ فارس زلزلے ہوں نجد میں   ذکرِ آیات ولادت کیجئے
غیظ میں جل جائیں بے دینوں کے دل   یارسول اللہ کی کثرت کیجئے
کیجئے چرچا انہی کا صبح و شام   جانِ کافر پر قیامت کیجئے
شرک ٹھہرے جس میں تعظیمِ حبیب   اُس برے مذہب پہ لعنت کیجئے

(۳)

تیری آمد تھی کہ بیت اللہ مجرے کو جھکا   تیری ہیبت تھی کہ ہر بت تھرتھرا کر گر گیا
تیری مرضی پا گیا سورج پھرا الٹے قدم   تیری انگلی اٹھ گئی ماہ کا کلیجہ چر گیا

(۴)

صبح طیبہ میں ہوئی بٹتا ہے باڑا نور کا   صدقہ لینے نور کا آیا ہے تارہ نور کا

باغ طیبہ میں سہانا پھول پھولا نور کا مست بُو ہیں بلبلیں پڑھتی ہیں کلمہ نور کا
بارھویں کے چاند کا مجرا ہے سجدہ نور کا بارہ برجوں سے جھکا ایک اک ستارہ نور کا
شمع دل، مشکوٰۃ تن، سینہ زجاجہ نور کا تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا
تُو ہے سایہ نور کا ہر عضو ٹکڑا نور کا سایہ کا سایہ نہ ہوتا ہے نہ سایہ نور کا
ناریوں کا دور تھا دل جل رہا تھا نور کا تم کو دیکھا ہوگیا ٹھنڈا کلیجہ نور کا
تیری نسل پاک میں ہے بچہ بچہ نور کا تو ہے عین نور تیرا سب گھرانہ نور کا

۵۔

جس سہانی گھڑی چمکا طیبہ کا چاند اس دل افروز ساعت پہ لاکھوں سلام

سبحان اللہ! ان اشعار میں اعلیٰ حضرت نے سرکار دو عالم ﷺ کے میلاد شریف کو کیسے محبت آمیز لہجہ میں بیان کیا ہے۔ فجزاہ اللہ تعالیٰ خیر الجزآء عنا وعن سائر المسلمین۔

اعلیٰ حضرت کا ایک فتویٰ:۔ از بدایون۔ ۱۸ محرم ۱۳۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام ومفتیان عظام اس مسئلہ میں کہ مجلس میلاد حضور خیر العباد علیہ الوف تحیۃ الی یوم التناد میں جو شخص کہ مخالف شرع مطہر ہو مثلاً تارک صلوٰۃ، شارب خمر ہو، داڑھی کترواتا یا منڈواتا ہو۔ مونچھیں بڑھاتا ہو، بے وضو، بے ادبی گستاخی سے بروایات موضوعہ تنہا یا دو چار آدمیوں کے ساتھ بیٹھ کر مولود پڑھتا بڑھاتا ہو اور اگر کوئی مسئلہ بتائے، تنبیہ کرے تو استہزاء ومزاح کرے بلکہ اپنے معتقدین کو حکم کرے کہ داڑھی منڈوانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں۔ کیونکہ جیسے اُن کے رخسار صاف ہوتے ہیں ایسے

اُن کے دل مثل آئینے کے صاف وشفاف ہیں۔ایسے شخص سے مولود شریف پڑھوانا یا اس کا پڑھنا یا منبر ومسند پر تعظیماً بیٹھنا، بٹھانا، بانی مجلس وحاضرین وسامعین کا ایسے اشخاص کو بوجہ خوش آوازی کے چوکی پر مولود پڑھنے بٹھانا جائز ہے یا نہیں؟ اور ایسے آدمی سے رب العزت جل مجدہ اور روح حضور فخر عالم ﷺ کی خوش ہوتی ہے یا ناخوش اور پروردگار عالم ایسی مجلس سے خوش ہو کر رحمت نازل فرماتا ہے یا غضب اور حضور اقدس ﷺ ان محافل میں تشریف لاتے ہیں یا نہیں؟ بانیان اور حاضرین محافل کے مستحق رحمت ہیں یا غضب؟۔ بینوا بالکتاب توجروا عند رب الارباب۔

الجواب:۔ افعال مذکورہ سخت کبائر ہیں۔اور ان کا مرتکب اشد فاسق وفاجر مستحق عذاب یزداں وغضب رحمٰن اور دنیا میں مستوجب ہزاراں ذلت وہوان۔خوش آوازی خواہ کسی علتِ نفسانی کے باعث اُسے منبر ومسند پر کہ حقیقۃً مسند حضور پر نور سید عالم ﷺ ہے تعظیماً بٹھانا اُس سے مجلس مبارک پڑھوانا حرام ہے۔ تبیین الحقائق و فتح اللّٰه المعین وطحطاوی علی المراقی وغیرھا میں ہے۔ فی تقدیم الفاسق تعظیمہ و قد وجب علیھم اھانتہٗ شرعاً۔(فاسق کو مصلّٰی پر کھڑا کرنا اس کی تعظیم ہے حالانکہ لوگوں پر اس کی اہانت واجب ہے)روایات موضوعہ پڑھنا بھی حرام سننا بھی حرام۔ایسی مجالس سے اللہ عزوجل اور حضور اقدس ﷺ کمال ناراض ہیں۔ایسی مجالس اور ان کا پڑھنے والا اور اس حال سے آگاہی پا کر حاضر ہونے والا سب مستحق غضب الٰہی ہیں۔یہ جتنے حاضرین ہیں سب وبال شدید میں جدا جدا گرفتار ہیں۔اور ان سب کے وبال کے برابر اس پڑھنے والے

پر وبال ہے اور خود اس کا اپنا گناہ اس پر علاوہ اور ان حاضرین وقاری سب کے برابر گناہ ایسی مجلس کے بانی پر ہے اور اپنا گناہ خود اس پر طرہ مثلاً ہزار شخص حاضرین مذکور ہوں تو ان پر ہزار گناہ اور اس کذاب قاری پر ایک ہزار گناہ اور بانی پر ہزار دو گناہ ایک ہزار حاضرین کے اور ایک ہزار ایک اس قاری کے اور ایک خود اپنا پھر یہ شمار ایک ہی بار نہ ہوگا بلکہ جس قدر روایات موضوعہ جس قدر کلمات نامشروعہ وہ قاری جاہل جری پڑھے گا ہر روایت ہر کلمہ پر یہ حساب وبال وعذاب تازہ ہوگا۔ مثلاً فرض کیجئے کہ ایسے سو کلمات مردودہ اس مجلس میں اس نے پڑھے تو ان حاضرین میں ہر ایک پر سو سو گناہ اور اس قاری علم و دین سے عاری پر ایک لاکھ ایک سو گناہ اور بانی پر دو لاکھ دو سو۔ وقس علی ھذا۔ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں من دعا الی ھدی کان لہ من الاجر مثل اجور من تبعہ لا ینقص ذلک من اجورھم شیئاً ومن دعا الی ضلالۃ کان علیہ من الاثم مثل اثام من تبعہ لا ینقص ذلک من اثامھم شیئاً رواہ الائمۃ احمد و مسلم والاربعۃ عن ابی ھریرہ رضی اللہ عنہ۔

رسول اللہ ﷺ پاک ومنزہ ہیں اس سے کہ ایسی ناپاک جگہ تشریف لائیں البتہ وہاں ابلیس وشیاطین کا ہجوم ہوگا والعیاذ باللہ رب العالمین۔

ذکر شریف حضور پرنور سید عالم ﷺ باوضو ہونا مستحب ہے اور بے وضو بھی جائز اگر نیت معاذ اللہ استخفاف کی نہ ہو۔ حدیث صحیح میں ہے کان النبی ﷺ یذکر اللہ علی کل احیانہ رواہ الائمۃ احمد و مسلم والاربعۃ الا النسائی عن ام

المؤمنين الصديقه رضی الله تعالیٰ عنها ورواه البخاری تعلیقاً ۔اور اگر عیاذاً باللہ استخفاف وتحقیر کی نیت ہو تو صریح کفر ہے۔ یونہی مسائل شرعیہ کے ساتھ استہزاء صراحۃً کفر ہے قال الله تعالیٰ قل ابالله وایاته ورسوله کنتم تستهزئون لا تعتذروا قد کفر تم بعد ایمانکم ۔یونہی وہ کلمہ ملعونہ کہ داڑھی منڈانے والے رکھانے والوں سے بہتر ہیں الخ صاف سنت متواترہ کی توہین اور کلمہ کفر ہے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔ والله سبحانه وتعالیٰ اعلم وعلمه جل مجده اتم و احکم فقط"

(فتاویٰ رضویہ جلد دہم۔نصف اول۔ص ۲۱۷)

اس فتویٰ سے دیوبندیوں کی مغالطہ دہی:۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کے منقولہ بالا فتویٰ کو دیوبندیوں نے فتاویٰ رشیدیہ ص ۱۳۴ پر نقل کیا ہے اور اس فتویٰ سے پہلے یہ لکھا ہے کہ "فتویٰ در باب عدم جواز مجلس مولود مروجہ از مجموعہ فتاویٰ مولوی احمد رضا خان صاحب منقولہ از باب النظر صفحہ ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳۔ موصولہ از مولوی عبدالصمد صاحب رامپوری" پھر اس فتویٰ کے نیچے حاشیہ میں یہ لکھا کہ "متبعین مولوی احمد رضا خان صاحب کو خوف کرنے کا مقام ہے کہ وہ مجالس مروجہ ممنوعہ مبتدعہ ولادت کہ جن کو خود ان کے مقتداء نے حرام کیا بلکہ کفر و مستحق نار و غضب رحمٰن تعالیٰ شانہ لکھتے ہیں۔ کہ جن کی نو ایجادی کے ثمرات شاہ اربل سے منتقل ہو کر آپ ہی تک مثل شیر مادر محبوب و مرغوب ہوئے ہیں۔ خدائے تعالیٰ جل شانہ سے ڈر کر اجتناب بدعات و ممنوعات کریں اور حضرات مانعین بدعات و خرافات کی مشکوریت تہ دل سے کر کے تبع سنت سید الابرار محمد رسول

اللہ ﷺ بنیں تا کہ نجات اخروی نصیب ہو ورنہ خسر الدنیا والآخرۃ کے مصداق بنیں گے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ شانہٗ اھ مارقمہ المحشی فی ھامش الفتاویٰ الجنجوعیۃ۔

اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کے بارہ میں فتاویٰ رشیدیہ میں یہ جو کچھ لکھا گیا ہے یہ دیوبندیوں کی سراسر مغالطہ دہی ہے۔ ہر صاحب انصاف اعلیٰ حضرت کے فتویٰ کے سوال اور آپ کے لکھے ہوئے اس کے جواب کو سرسری طور پر پڑھنے ہی سے سمجھ جاتا ہے کہ اعلیٰ حضرت نے یہ فتویٰ کس قسم کی محفل مولود کے بارہ میں لکھا ہے۔ یعنی یہ فتویٰ اس محفل مولود کے بارہ میں ہے جس میں منکرات شرعیہ موجود ہوں۔ اور ہر قسم کی محفل میلاد کے بارہ میں نہیں لکھا گیا ہے۔ لہٰذا اعلیٰ حضرت کے اس فتویٰ سے دیوبندیوں کا اپنے عقیدہ کے حق میں دلیل پکڑنا ہرگز درست نہیں۔ اعلیٰ حضرت کے نزدیک وہ مجلس میلاد جو ہر قسم کے خرافات۔ لغویات اور ناجائز امور سے خالی ہو جائز کار ثواب اور باعث صد ہا برکات ہے۔ جیسا کہ ہم نے آپ کی سات عبارتیں پیش کر کے اس کا ثبوت پیش کیا ہے۔

و ھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ المبارکہ ۔ تقبلھا اللہ تعالیٰ بمنہ العظیم ورسولہ الکریم ﷺ وانا الفقیر ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی الھاشمی القریشی غفر اللہ تعالیٰ لہ المدرس بالجامعۃ الحیدریۃ فضل المدارس بقریۃ بھیائی من مضافات سھنسہ۔ آزاد کشمیر۔ (۷ محرم الحرام ۱۴۲۶ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تیسرا رسالہ مبارکہ: میلادِ مصطفےٰ کے پہلے جلوس کا ایمان افروز واقعہ

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ واصحابہ اجمعین اما بعد حضور پُرنور شافع یوم النشور سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت سیّدنا محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ علیہ وعلی الہ واصحابہ افضل الصلوات والتسلیمات کی ولادت باسعادت کا ذکر ہر پیغمبر کے دور میں جاری وساری رہا۔ پھر آپ کی اس دُنیا میں تشریف آوری سے لے کر آج تک ذکرِ میلادِ مصطفےٰ بدستور ہوتا چلا آرہا ہے۔ اوران شآ اللہ العزیز تاقربِ قیامِ قیامت ہوتا چلا جائے گا۔ اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا پڑے خاک ہوجائیں جل جانے والے

اور دوسری جگہ لکھتے ہیں۔

حشر تک ڈالیں گے ہم پیدائش مولا کی دھوم مثلِ فارس نجد کے قلعے گراتے جائیں گے

ہر نبی کے دور میں محفلِ میلاد کا ثبوت

اللہ کریم جلَّ مجدہ قُرآن مجید فرقان حمید میں ارشاد فرماتا ہے۔ و اذ اخذ اللہ میثاق النبیین لمآ اٰتیتکم من کتاب و حکمۃ ثم جآءکم رسول مصدق لما معکم لتؤمنن بہ ولتنصرنہ ط قال ءاقررتم و اخذتم علیٰ ذلکم اصری ط قالوآ اقررنا ط قال فاشھدوا وانا معکم من الشٰھدین. ومن تولّٰی بعد ذالک فاولٰئک ھم الفاسقون۔

ترجمہ۔ اور یاد کرو جب اللہ نے پیغمبروں سے اُن کا عہد لیا جو میں تم کو کتاب وحکمت دوں

پھر تشریف لائے تمھارے پاس وہ رسول کہ تمھاری کتابوں کی تصدیق فرمائے تو تم ضرور ضرور اس پر ایمان لانا اور ضرور ضرور اس کی مدد کرنا۔ فرمایا کیوں تم نے اقرار کیا۔ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا۔ سب نے عرض کیا ہم نے اقرار کیا۔ فرمایا تو ایک دوسرے پر گواہ ہو جاؤ اور میں آپ تمارے ساتھ گواہوں میں ہوں۔ پھر جو کوئی اس کے بعد پھرے تو وہی فاسق ہیں۔ (پ ۳ رکوع ۱۷)

ان آیات کریمہ کی تفسیر

ان آیات کریمہ کی توضیح وتشریح میں مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں کہ حضرات علی بن ابی طالب اور ان کے چچازاد عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے نبیوں میں سے کوئی نبی دنیا میں نہیں بھیجا مگر اس سے یہ عہد لیا کہ اگر اللہ نے اس کی دنیاوی حیات میں حضرت محمد ﷺ کو مبعوث کیا تو وہ ضرور ضرور ان پر ایمان لائے گا اور ان کی ضرور ضرور مدد کرے گا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہر نبی کو یہ حکم بھی دیا تھا کہ وہ اپنی امت سے یہ عہد لے کہ اگر ان کی دنیاوی زندگی میں اللہ تعالیٰ نے حضرت محمد ﷺ کو مبعوث فرمایا تو تم ان پر ضرور ضرور ایمان لاؤ گے اور ان کی ضرور ضرور مدد کرو گے۔ (تفسیر ابن کثیر جلد اول ص ۳۷)

حضرت آدم سے لے کر ابن مریم تک تمام انبیاء دیتے رہے آ کر بشارت آپ کی

ان آیات کریمہ اور ان کی اس تفسیر سے معلوم ہوا کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک جتنے پیغمبر دنیا میں آئے ان سب کے ادوار میں حضرت سیدنا محمد مصطفیٰ ﷺ کی ولادت بعثت اور تشریف آوری کے تذکرے ہوتے چلے آئے ہیں۔

مدینہ منورہ میں پہلی محفل میلاد

یوں تو حضرت آدم علیہ السلام سے حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک ہر نبی کے دور میں سید الانبیآء والمرسلین ﷺ کی تشریف آوری اور بعثت وولادت کے تذکرے ہوتے چلے آئے ہیں جیسا کہ اوپر عرض کیا گیا ہے لیکن تبع نامی بادشاہ نے مدینہ منورہ میں جو جلوس میلاد نکالا اور جس محفل میلاد کا اہتمام کیا ان کی شان انوکھی اور عظمت نرالی تھی اس لئے ناظرین کی زیادتیٔ عشق ومحبت کے لئے اس واقعہ کو اختصاراً یہاں لکھا جاتا ہے۔ وباللہ التوفیق

جناب سعید بدر صاحب اپنے مضمون "ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل مدینۃ الرسول میں عید میلاد النبی کا پہلا جلوس" میں رقمطراز ہیں۔

"تاریخ بتاتی ہے کہ سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل کی بات ہے کہ یمن کا ایک بادشاہ ملک تبع حمیری بڑے جلال و جبروت اور شان وشوکت کا حامل بادشاہ تھا جو اپنی عقل وذہانت کی وجہ سے ممتاز تھا۔ محمد بن اسحاق اپنی کتاب المغازی میں لکھتے ہیں کہ تبع ان پانچ بادشاہوں میں سے ایک تھا جنھوں نے کائنات ارضی پر قبضہ جمار کھا تھا۔ اس دور میں اس کے پاس بہت بڑا لشکر تھا۔ اور اس کے دربار میں دانشمند وزرآء اور اراکین سلطنت ہر وقت موجود رہتے تھے۔ جن کی تعداد ہزاروں تک پہنچتی تھی۔ ایک بار یہ شہنشاہ لشکر جرار لے کر گرد ونواح کے علاقوں کو فتح کرنے کی غرض سے یمن سے نکلا۔ فتوحات کے جھنڈے گاڑتا ہوا جب مکہ مکرمہ پہنچا تو اہل مکہ اس کے لشکر سے مرعوب نہ ہوئے اور کسی شخص نے بھی اس کا شایان شان استقبال نہ کیا۔ اس صورت میں وہ غضبناک ہوا۔ وزرآء میں سے کسی نے بتایا کہ چونکہ اس شہر میں کعبۃ اللہ ہے اس لئے یہ لوگ اس کے پاسبان ہونے کے

ناطے سے کسی کو خاطر میں نہیں لاتے۔ بادشاہ نے غصہ میں آ کر اس شہر کو تباہ و برباد کرنے اور شہریوں کے قتل عام کا حکم دے دیا۔ اس حکم کے جاری ہوتے ہی اسے ایک پراسرار بیماری نے گھیر لیا۔ اس کے کان ناک اور منہ سے خون بہنے لگا۔ وہ سر کے درد سے بے حال ہو گیا۔ کئی طبیبوں نے علاج کیا لیکن کوئی علاج بھی کارگر ثابت نہ ہوا حتی کہ اس عجیب بیماری کے سبب وہ موت کے منہ میں جانے لگا۔ بادشاہ کی بے بسی اور بے چارگی کو دیکھ کر ایک صاحب بصیرت شخص سامنے آیا۔ اس نے کہا کہ میں بادشاہ کا علاج کر سکتا ہوں بشرطیکہ میں جو بھی سوال کروں اس کا درست جواب دیا جائے۔ بادشاہ نے یہ بات مان لی اور الگ کمرہ میں چلا گیا۔ اور ہر سوال کا جواب دیتا رہا۔ جب بادشاہ نے کعبۃ اللہ کو مسمار کرنے اور اہل مکہ کے قتل عام کے ارادہ کا ذکر کیا تو اس صاحب بصیرت شخص نے کہا۔ بادشاہ سلامت یہی تمہاری اصل بیماری ہے۔ اس خیال کو دل سے نکال دو کیونکہ اس گھر کا مالک خدا ہے جس نے اس کی حفاظت کا ذمہ لے رکھا ہے۔

بادشاہ نے یہ ارادہ ترک کر دیا اور سچے دل سے توبہ کی کہتے ہیں کہ وہ مرد حق پرست ابھی کمرے سے باہر بھی نہ نکلا تھا کہ بادشاہ مکمل طور پر صحت یاب ہو گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے خانہ کعبہ کا طواف کیا اور اہل مکہ کو بہت بڑی ضیافت دی جس میں سبھی چھوٹے بڑے اعلیٰ ادنیٰ شریک ہوئے۔ ضیافت میں پینے کے پانی کی جگہ شہد پیش کیا گیا۔ اس کے بعد بادشاہ نے نایاب قسم کے ریشم کا غلاف تیار کرایا مگر خواب میں اشارہ ہوا کہ یہ مناسب نہیں پھر خوشبودار کپڑے کا غلاف تیار کروایا مگر خواب میں وہی اشارہ ہوا۔ تیسری بار بردیمنی اور حریر ملا کر سات پردوں والا غلاف تیار کروایا۔ اس کے بعد بادشاہ نے کعبہ سے تمام بت نکلوا دیئے۔ اس کی خوب تزئین و آرائش کی۔ دروازہ مقفل کر کے چابی مجاور کے حوالے کر دی اور پھر اپنی

مہم پر چل پڑا۔ کئی علاقے فتح کرتے ہوئے بادشاہ یثرب (مدینہ منورہ) میں پہنچا۔ اہل یثرب مقابلہ کی تاب نہ لاتے ہوئے شہر کے دروازے مقفل کر کے قلعہ بند ہو گئے۔ کئی ماہ گذر گئے لیکن بادشاہ شہر کو فتح نہ کر سکا اور اہل یثرب کو مطیع نہ کر سکا۔ ایک دن علی الصبح اس نے اپنے لشکر کے خیموں کے باہر کھجوروں کی گٹھلیاں پڑی دیکھیں وہ بہت حیران ہوا کہ اس کے زادراہ میں کھجوروں کا نام ونشان نہ تھا۔ اہل لشکر سے دریافت کرنے پر سپاہیوں نے بتایا کہ رات کے آخری حصے میں شہر کی فصیل کے اوپر سے کھجوروں سے بھری ہوئی بوریاں پھینک دی جاتی ہیں جنھیں ہم کھالیتے ہیں۔

بادشاہ یہ سن کر حیران رہ گیا کہ ہم تو مہینوں سے انہیں بھوکے مارنے کی کوشش میں ہیں بلکہ انہیں قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن یہ لوگ حالت جنگ میں اپنے دشمنوں کے ساتھ دوستوں والا سلوک کر رہے ہیں۔ بادشاہ گہری سوچ میں پڑ گیا۔ مسئلہ حل نہیں ہو رہا تھا۔ آخر اس نے اپنی فوج کے اکابر کو یثرب کے اکابر کے ساتھ رابطہ قائم کرنے کا حکم دیا۔ جب یہ بات یثرب کے مستند علماء اور اکابر تک پہنچی تو انہوں نے کہا کہ ہم دور دراز کے علاقوں سے یہاں آکر آباد ہوئے ہیں کسی کا تعلق خیبر سے ہے کسی کا شام سے اور کسی کا مصر سے۔ ہم یہودی ہیں ہم نے تورات جیسی کتابوں میں پڑھا ہے کہ نبی آخرالزمان آنے والے ہیں۔ ہم یہاں رہ کر ان کا انتظار کر رہے ہیں۔ ہماری کتب سماوی کے مطابق آخرالزمان پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم حلیم وکریم وشفیق و انیس ہونے کے ساتھ ساتھ مہمان نواز بھی ہوں گے اس لئے ہم بھی اپنے آپ کو ان جیسی صفات کریمہ سے متصف کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

تبع حمیری اہل یثرب کی ان باتوں اور حسن سلوک سے بہت متاثر ہوا۔ اس کے سینے میں سوز وگداز سے معمور دل پگھل گیا اور وہ بے اختیار رونے لگا۔ وہ اس بات سے اثر پذیر

ہوا کہ وہ پیغمبر ابھی مبعوث نہیں ہوئے لیکن اُن کے اوصاف کریمہ پر لوگوں نے عمل شروع کر دیا ہے۔ وہ روتا جاتا تھا اور کہتا جاتا تھا کہ کاش نبی کریم جب اپنی قوم کے مظالم سے تنگ آ کر یہاں تشریف لاتے تو میں ان پر ایمان لاتا اور سرخرو ہوتا۔

الغرض نبی کریم ﷺ کے بارہ میں دلآویز باتیں سن کر اس کا شوق دیدار بڑھ گیا کہ شہر کی زیارت کر سکے۔ اجازت ملنے پر وہ شہر میں داخل ہوا۔ اس کے ساتھ پورا لشکر تھا لیکن وہ آج بحیثیت فاتح نہیں بلکہ بحیثیت مفتوح داخل ہوا۔ بادشاہ نہیں تھا دلگیر تھا۔ وہ دل گرفتہ جلوس کے ساتھ یثرب کے بازاروں اور گلیوں میں گھومتا رہا۔ اس کے شوق فراواں اور ذوق بے پایاں کا یہ عالم تھا کہ درد سے لبریز اور سوز سے معمور شعر پڑھنے لگا حتی کہ مؤرخین بتاتے ہیں کہ اس کے لشکر نے یا محمد یا محمد کے نعرے لگائے اور حضور پرنور کو یاد کر کے بہت روئے اور آنسو بہائے۔

یوں معلوم ہوتا ہے کہ تاریخ عالم میں عید میلاد النبی ﷺ کا یہ پہلا جلوس تھا جو سرور کائنات ﷺ کی ولادت باسعادت سے ایک ہزار سال قبل اسی شہر میں نکالا گیا تھا۔ جہاں آپ ﷺ تشریف لانے والے تھے اور وہ شہر دار الھجرۃ بننے والا تھا۔ آقائے نامدار ﷺ کی ولادت یعنی آمد کی خوشی میں یہ عظیم الشان جلوس تھا۔ جس کی قیادت اس وقت کا بہت بڑا فرمانروا کر رہا تھا۔ اس کے اکابر سلطنت عمائدین اور لشکری عقیدت اور احترام کے پھول نچھاور کر رہے تھے اور دست بستہ سر جھکائے اس کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔

انسان اس واقعہ سے حیران و ششدر رہ جاتا ہے کہ وہ کیسے مہمان محترم ہیں جن کا جلوس ان کی آمد سے ایک ہزار سال قبل نکالا جا رہا تھا جس میں شاہ و گدا ادنیٰ و اعلیٰ امیر و غریب سبھی خلوص دل سے شریک تھے۔

تبع حمیری نے یثرب کے سارے شہر کو صاف کرایا۔ عالیشان اور خوبصورت عمارتیں تعمیر کروائیں۔ اس کی خواہش تھی کہ وہ یہیں کا ہو رہے اور یہودی علماء کے ساتھ وہ پیغمبر آخر الزمان ﷺ کا انتظار کرے لیکن امور سلطنت نے اس کی یہ خواہش پوری نہ ہونے دی۔ اور ایک روائت کے مطابق وہ کافی مدت تک یثرب میں مقیم رہا۔ اس کی عدم موجودگی کی وجہ سے یمن میں بغاوت ہو گئی تو بادل نخواستہ اسے واپس یمن جانا پڑا اور اپنی خواہش کی تکمیل کے لئے علماء کو چار سو مکانات بنوا کر دیئے۔ اور انہیں زندگی کی تمام سہولتیں فراہم کیں۔

ان علماء میں ایک عالم شامول نامی بھی تھا جسے اس نے خوبصورت مکان بنوا کر دیا۔ اور اس کی گذر اوقات کے لئے باغات لگوا کر دیئے پھر اپنے ہاتھ سے ایک خط لکھا جس پر اس نے اپنی مہر لگائی اور اسے ایک صندوقچی میں مقفل کر دیا۔ اور چابی شامول کے حوالے کر کے اسے سخت تاکید کی کہ اگر اسے آخر الزمان پیغمبر کا زمانہ اور دیدار نصیب ہو تو یہ خط انہیں بصد احترام پیش کر دے اور اگر وہ یہ سعادت نہ پا سکتے تو اپنی اولاد کو تاکید کرے تا کہ یہ وصیت نسلاً بعد نسل جاری رہے اور یہ خط پیغمبر آخر الزمان تک پہنچ جائے۔

کتب سیر و تواریخ میں درج ہے کہ یہ خط نسلاً بعد نسل حضرت ابو ایوب خالد بن زید انصاری رضی اللہ عنہ تک پہنچا۔ ابو ایوب شامول کی اکیسویں پشت سے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ سرور کائنات ﷺ کی اونٹنی حضرت ابو ایوب کے گھر کے قریب بیٹھی اور حضور ﷺ ابو ایوب کے گھر میں ٹھہرے اور آپ پر وہ خط پیش کر دیا گیا۔ وہ انصار جنھوں نے حضور ﷺ کی حمایت اور مدد کی ان چار سو علماء کی اولادیں تھیں جنہیں تبع حمیری نے آباد کیا تھا۔

تبع حمیری نے جو خط لکھا تھا اس کا مضمون اس قسم کا تھا۔ "یہ خط حضرت محمد بن عبداللہ کی جانب ہے جو خاتم النبیین اور رسول رب العالمین ہیں تبع بن دروع کی طرف سے اما بعد اے محمد ﷺ

میں آپ پر اور آپ کی کتاب پر ایمان لایا جو اللہ نے آپ پر نازل کی آپ پر اور آپ کی سنت پر ایمان لایا اور آپ کے رب پر ایمان لایا جو تمام جہانوں اور تمام چیزوں کا رب اور مالک ہے میں ایمان لایا آپ کے رب کی طرف سے ایمان اور اسلام کی جو فضیلتیں نازل ہوئیں ان پر اور میں نے ان کو قبول کیا۔ اگر میں نے آپ کو پالیا تو میں نے نعمت حاصل کرلی اور اگر نہ پاسکا تو میرے لئے قیامت کے دن شفاعت فرما دیجیے اس لئے کہ میں آپ کی اولیں امت میں سے ہوں۔ للہ اس دن آپ مجھے فراموش نہ کیجئے۔ میں نے آپ کی اتباع آپ کی تشریف آوری سے پہلے کی میں آپ کی ملت اور آپ کے باپ حضرت ابراہیم کی ملت پر قائم ہوں۔"

اور دوسری روایت میں آیا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو ابو ایوب انصاری نے ایک معتبر شخص کے ذریعہ سے وہ خط حضور ﷺ کی خدمت میں روانہ کر دیا تاکہ وہ جلد از جلد آپ تک پہنچ جائے اور بار امانت سے سبکدوشی حاصل ہو جو صدیوں سے ان کے خاندان میں آ رہا تھا۔ ہجرت کے دوران نبی کریم ﷺ ابھی قبیلہ بنی سلیم میں تھے کہ وہ قاصد پہنچا حضور ﷺ نے اس شخص کو دیکھ کر فرمایا تو ابو یعلی ہے کیا تبع کا خط تیرے پاس ہے۔ یہ الفاظ سن کر وہ شخص ششدر رہ گیا کیونکہ وہ حضور کو پہچانتا بھی نہیں تھا اور نہ سرکار دو عالم ﷺ اس سے پہلے کبھی اس سے ملے۔ اس نے حیران ہو کر پوچھا آپ کون ہیں اور مجھے آپکے چہرہ سے جادو کے آثار بھی نظر نہیں آتے۔ حضور ﷺ نے فرمایا میں محمد بن عبداللہ ہوں اور صاحب کتاب ہوں۔ اللہ نے مجھے رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ابو یعلی نے جیب سے خط نکال کر خدمت عالیہ میں پیش کر دیا۔ حضور پر نور ﷺ جب اس خط کے مضمون سے آگاہ ہوئے تو آپ نے اپنی زبان مبارک سے تین مرتبہ فرمایا مرحبا یا اخی الصالح۔ ایصالح بھائی مرحبا۔

اس واقعہ سے یہ بات کھل کر سامنے آجاتی ہے کہ حضور علیہ السلام نے یہ کیوں ارشاد فرمایا تھا کہ یہ ناقہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معمور ہے۔ وہیں ٹھہرے گی جہاں اس کی منزل ہے۔ چنانچہ دنیا والوں نے دیکھا کہ اونٹنی وہاں رکی جہاں ابوایوب کا دروازہ تھا۔ اور یہیں مسجد نبوی بھی تعمیر ہوئی۔ اسی بناء پر شیخ زین الدین مراغی فرماتے ہیں کہ اگر یہ کہہ دیا جائے کہ رسول اکرم ﷺ ابوایوب انصاری کے مکان میں نہیں اترے بلکہ وہ اپنے ہی مکان میں اترے تھے تو یہ بات درست ہے کیونکہ یہ مکان ایک ہزار سال قبل انہی کے لئے تعمیر کروایا گیا تھا۔ یہ مکان دراصل آپ ہی کے لئے تعمیر کیا گیا تھا ابوایوب انصاری کا قیام محض آپ کی تشریف آوری کی انتظاری کے لئے تھا" (ماہنامہ انوار الفرید ساہیوال بابت ستمبر ۱۹۹۰ء)

اس واقعہ کے حوالہ جات

بہتر معلوم ہوتا ہے کہ تبع حمیری کے مذکورہ بالا واقعہ کے متعلق حوالہ جات بھی درج کر دیئے جائیں۔ چنانچہ

(۱) مفسر احمد صاوی سورہ الدخان رکوع ۲ میں لکھتے ہیں۔ (ام قوم تبع) هو تبع الحميری ابو کرب واسمه اسعد و اليه تنسب الانصار بنی الحير ةمدينةبقرب الكوفة وبنی سمر قند واراد غز و البيت وتخريبالمدينة فاخبر بانهامهاجر نبی اسمه احمد فكف عنهما و كسا البيت بالحبرة وكتب كتاباً واو دعهٗ عند اهل المدينة وكانوا يتوا رثونه كابراً عن كابر الی ان هاجر النبی ﷺ فد فعوه اليه يقال ان الكتاب عند ابی ايوب خالد بن زيد و فيه

شهدت علی احمد انه رسول اللہ باری النسم
فلو مد عمری الی عمرہ لکنت وزیرا لہ وابن عم

اما بعد فانی آمنت بک و بکتابک الذی ینزل علیک و انا علی دینک و سنتک و آمنت بربک ورب کل شئی و آمنت بکل ماجآ من ربک من شرائع الاسلام فان ادر کتک فبہا و نعمت و ان لم ادرک فاشفع لی ولا تنسنی یوم القیامۃفانی من امتک الاولین و بایعتک قبل مجیئک و انا علی ملتک وملۃ ابیک ابراھیم علیہ السلام ثم ختم الکتاب و نقش علیہ للہ الامر من قبل ومن بعد و کتب علی عنوانہ الی محمد بن عبداللہ نبی اللہ و رسولہ خاتم النبین و رسول رب العالمین ﷺ من تبع الاول و کان من الیوم الذی مات فیہ تبع الی الیوم الذی بعث فیہ النبی ﷺ الف سنۃ لا یزید ولا ینقص۔ (تفسیر صاوی حصہ چہارم ص ۵۴) (پ ۲۵ رکوع ۱۵)

(ترجمہ) تبع حمیری کی کنیت ابوکرب اور نام اسعد تھا۔ انصار اُسی کی طرف منسوب ہوتے ہیں۔ اس نے کوفہ کے قریب حیرہ نامی شہر آباد کیا اور سمرقند کی بھی بنیاد رکھی۔ اس نے بیت اللہ شریف پر حملے اور مدینہ منورہ کی تباہی کا ارادہ کیا تو اسے خبر دی گئی کہ یہ آخرالزماں نبی احمد ﷺ کا دارالھجرہ ہے۔ یہ سن کر اس نے ہاتھ روک لیا اور بیت اللہ شریف کو ریشمی غلاف پہنایا اور ایک خط لکھا اور وہ خط اہل مدینہ کے حوالے کیا جس کو وہ نسلاً بعد نسل سنبھالے چلے آرہے تھے۔ یہاں تک کہ رسول ﷺ نے ہجرت فرمائی اور وہ خط آپ کے حوالے کردیا گیا۔ کہا جاتا ہے کہ وہ خط حضرت ابوایوب خالد بن زید کے پاس تھا اور اس کا مضمون اسطرح تھا کہ اس کی ابتداء میں دو شعر تھے جن کا مفہوم یہ تھا۔ "میں احمد کے بارہ میں گواہی دیتا ہوں

کہ وہ ہوائیں پیدا کرنے والے رب اللہ کے رسول ہیں۔ اور اگر میری عمران کی عمر تک لمبی ہوتی تو میں ان کا وزیر اور چچازاد ہوتا۔

امابعد میں آپ پر اور آپ پر اتاری جانے والی کتاب پر ایمان لایا۔ اور میں آپ کے دین اور سنت پر ہوں۔ میں آپ کے رب اور ہر شئے کے رب پر ایمان لایا اور جتنے بھی اسلامی احکام آپ اپنے رب کی طرف سے لے کر مبعوث ہوں گے اُن پر ایمان لایا۔ پھر میں نے آپ کو پالیا تو اچھی بات ہے اور نہ پاسکا تو آپ میرے لئے شفاعت فرمائیں اور قیامت کے روز مجھے نہ بھولیں کیونکہ میں آپکی اولیں امت میں سے ہوں۔ اور آپ کی تشریف آوری سے پہلے میں نے آپ کے ہاتھ پر بیعت کی اور میں آپکے دین اور آپ کے باپ ابراھیم کے دین پر ہوں۔

پھر اس نے خط پر مہر لگائی اور اس کے نقش میں لله الامر من قبل و من بعد لکھوایا اور اس کے خط کا سرنامہ اس طرح تھا۔ یہ خط محمد بن عبداللہ کی طرف ہے جو اللہ کے نبی اور اس کے خاتم النبین رسول اور رب العالمین کے رسول ہیں ﷺ تبع الاوّل کی طرف سے اور تبع کی وفات اور رسول اللہ ﷺ کی بعثت میں پورے ایک ہزار سال کا وقفہ ہے نہ اس سے کچھ زیادہ اور نہ کچھ کم۔"

(۲) اور مفسر ابن کثیر لکھتے ہیں۔ وذکر وا انہ لما ذکر له الحبران من یهود المدینة ان هذه البلدة مهاجر نبی فی آخر الزمان اسمه احمد قال فی ذلک شعراً واستودعه عند اهل المدینة فکانوا یتوارثونه و یروونه خلفاً عن سلف وکان ممن یحفظه ابو ایوب خالد بن زید الذی نزل رسول الله ﷺ فی داره وهو

شھدت علی احمد انہ ۔ رسول من اللہ باری النسم

فلو مد عمری الی عمرہ ۔ لکنت وزیراً لہ وابن عم

وجاھدت بالسیف اعدآءہ ۔ وفرجت عن صدرہ کل غم

اور امام بن اسحاق اور حافظ ابن عساکر وغیرہما محدثین نے ذکر کیا ہے کہ جب مدینہ کے دو یہودی عالموں نے تبع کو بتایا کہ یہ شہر آخر الزمان نبی احمد ﷺ کا دار الھجرہ ہے تو اس نے اس بارہ میں شعر کہے اور اہل مدینہ کو بطور ودیعت دیئے پھر اہل مدینہ ان شعروں کو خلفاً عن سلف روایت کرتے چلے آئے اور جن لوگوں نے ان شعروں کو محفوظ رکھا ان میں حضرت ابوایوب انصاری بھی ہیں جن کے گھر میں رسول اللہ ﷺ کی اونٹنی بیٹھی تھی اور وہ شعر یہ ہیں۔

(ترجمہ) میں نے اس بات پر گواہی دی ہے کہ احمد اللہ ہوائیں پیدا کرنے والے کے رسول ہیں۔ پھر اگر میری عمر ان کی عمر تک پہنچتی تو میں ان کا وزیر اور چچازاد ضرور ہوتا۔ اور تلوار کے ساتھ ان کے دشمنوں سے لڑتا اور ان کے سینے سے سارے غم نکال دیتا۔

(تفسیر ابن کثیر جلد چہارم ص ۱۴۴)

(۳) اور مفسر واعظ کاشف حسینی لکھتے ہیں۔ اور ارباب سیر کے نزدیک یہ بات ثابت ہے کہ تبع نے حضرت رسالت پناہ ﷺ کی خدمت میں ایک خط لکھا اور وہ شامول یہودی کے سپرد کیا اور اسے تاکید کی کہ اگر وہ حضرت ﷺ کو پائے تو ان کی خدمت میں یہ خط پیش کرے ورنہ اپنی اولاد کو سپرد کر کے انہیں حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کر دینے کی وصیت کرے۔ شامول کی بیسویں پشت میں حضرت ابوایوب انصاری تھے۔ جب رسول اللہ ﷺ ان کے گھر میں ٹھہرے تو انہوں نے آپ کی خدمت میں وہ خط پیش کیا۔ آپ نے تین مرتبہ فرمایا نیک بھائی کو خوش آمدید۔ (تفسیر حسینی جلد دوم ص ۳۱۳)

(۴) اور پیر کرم شاہ صاحب لکھتے ہیں۔ "مفسرین کرام نے لکھا ہے کہ اس خاندان میں سے ایک تبع مشرف بہ اسلام ہوا تھا۔ جب اس کا گذر مدینہ طیبہ کے مقام سے ہوا تو اس کے لشکر کے علماء نے اسے بتایا کہ یہ نبی آخر الزمان کی ہجرت گاہ ہے۔ اس فضا میں اسے ایسی کشش اور روحانی جاذبیت محسوس ہوئی کہ اس نے حضور علیہ السلام کے نام ایک عرض داشت لکھی جس میں اپنے ایمان کا ذکر کیا اور یہ التجاء بھی کی کہ میرا ایمان قبول ہو اور روز قیامت مجھے اپنی شفاعت سے محروم نہ کیا جائے۔ علامہ قرطبی اور دیگر علمائے تفسیر نے اس واقعہ کو بڑی تفصیل سے لکھا ہے۔ تبع کے ہمراہ علماء بھی تھے۔ ان میں ایک جماعت نے اسی جگہ اقامت کی اجازت چاہی تو بادشاہ نے ان کی رہائش کے لئے مکانات تعمیر کروائے۔ ان کو زندگی کی ضروریات فراہم کیں اور ان میں جو معزز ترین عالم تھا اپنا مکتوب اس کے حوالے کیا اور اسے وصیت کی کہ اگر تجھے زیارت نصیب ہو تو میرا عریضہ پیش خدمت کرنا ورنہ اپنی اولاد کو ہدایت کرتے جانا کہ جس کو یہ سعادت نصیب ہو وہ میرا خط پیش کرے۔ تبع کا زمانہ عہد رسالت سے ایک ہزار سال پہلے کا ہے۔ جب رحمت عالم ﷺ ہجرت کر کے مدینہ طیبہ پہنچے تو جس گھر کے سامنے ناقہ مبارکہ بیٹھی وہ حضرت ابوایوب انصاری کا دولت کدہ تھا اور یہ اس عالم کی اولاد سے تھے جس کو یہ خط ملا تھا۔ انہوں نے وہ عریضہ پیش کیا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیدنا علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حکم دیا کہ پڑھ کر سنائیں۔ حضور نے یہ خط سن کر اس کا ایمان قبول فرمایا اور اس کی شفاعت کی درخواست کو بھی منظور فرمایا۔"

(تفسیر ضیاء القرآن جلد چہارم ص ۴۴۲)

مقام غور

ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی ولادت باسعادت سے صدیوں پہلے زمانے میں تبع جیسے عاشقان رسول گذرے ہیں جنھوں نے رسول اللہ ﷺ کے حالات وواقعات آسمانی کتابوں سے سن کر جلوس میلاد نکالا اور میلاد کی محفلوں کا اہتمام کیا اور اس کا یہ عمل مقبول ہوا تو سرکار مدینہ ﷺ کے اس دنیا سے پردہ فرمانے کے بعد اگر کوئی عاشق رسول میلاد مصطفیٰ ﷺ کی محفل کا اہتمام کرے اور جلوس میلاد نکالے تو اس کا یہ عمل بارگاہ رسالت میں کیوں کر نہ قابل قبول ہو گا۔ "حضرت ابن نعمان رحمۃ اللہ علیہ کو خواب میں رسول اللہ ﷺ کی زیارت ہوئی۔ عرض کیا یا نبی اللہ لوگ ہر سال جو آپ کا میلاد مناتے ہیں کیا حضور کو پسند ہے۔ فقال یا ابن نعمان من فرح بنا فرحنا بہ فرمایا اے ابن نعمان جو شخص ہماری خوشی منائے ہم اس کی خوشی مناتے ہیں۔ (تذکرہ الواعظین بحوالہ نورانی حقائق ص ۲۲۰ مؤلفہ حضرت مولانا ابوداؤد محمد صادق صاحب گوجرانوالہ)

اللہ تعالیٰ ہمیں ہر سال ماہ ربیع الاوّل میں میلاد مصطفیٰ کے جلوس وجلسہ کرنے کی سعادت نصیب رکھے آمین بجاہ النبی الامین ﷺ۔ وھذا آخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ المبارکۃ تقبلھا اللہ تعالیٰ بفضلہ العظیم و منہ العمیم و برسولہ الکریم ﷺ وانا الفقیر ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری الرضوی غفر اللہ تعالیٰ لی المدرس بالجامعۃ الحیدریۃ فضل المدارس بھیانی من مضافات سہنسہ آزاد کشمیر۔ (۱۸ محرم ۱۴۲۳ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

چوتھا رسالہ مبارکہ ـــــــ انوار ربیع الاول

ربیع اول میں کیسے نہ نزولِ رحمتِ حق ہو ٭ ربیع اول میں مہتابِ شبِ معراج آئے ہیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ ○ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی جَمِیْعِ الْاَنْبِیَاءِ وَالْمُرْسَلِیْنَ ○ خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِہِمْ خَیْرِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَزْوَاجِہٖ وَاَحْبَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ ○

نورِ مصطفےٰ

اس رسالہ مبارکہ میں نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ولادت مقدسہ کے واقعات عجیبہ اختصاراً لکھے گئے ہیں۔ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔

جاننا چاہیے کہ نور محمدی سب سے پہلی مخلوق اور جملہ کائنات کی تخلیق کا واسطہ اور ذریعہ ہے۔ محقق علی الاطلاق شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ ''در حدیث صحیح وارد شدہ کہ اول ماخلق اللہ نوری و سائر مکنونات علوی و سفلی ازآں نور وازآن جوہر پاک پیدا شدہ از ارواح واشباح وعرش وکرسی ولوح وقلم وبہشت ودوزخ وملک وفلک وانس وجن وآسمان وزمین وبحار وجبال واشجار وسائر مخلوقات'' یعنی صحیح حدیث میں آیا ہے کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ''اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو سب سے پہلے پیدا فرمایا۔'' اور جملہ علوی وسفلی مخلوقات یعنی ارواح اور اجسام، عرش اور کرسی، لوح اور قلم، جنت اور دوزخ، فرشتے اور افلاک، انسان اور جن، سمندر اور پہاڑ، درخت اور جملہ مخلوق اسی نور اور اسی پاکیزہ جوہر سے پیدا ہوئی۔ (مدارج النبوۃ ص ۲ ج ۲)

نبوتِ مصطفےٰ

پھر اللہ تعالیٰ نے نور مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو خلعتِ نبوت سے نوازا شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ ''نبوت آنحضرت ثابت بود در آں عالم چنانچہ فرمود۔ کُنْتُ نَبِیاً وَ اٰدَمُ بَیْنَ الرُّوْحِ وَالْجَسَدِ '' یعنی آنحضرت کی نبوت اس عالم میں ثابت تھی جیسا کہ آپ نے فرمایا ''میں نبی تھا اس حال میں کہ آدم روح اور جسم کے مابین تھے۔ (مدارج النبوۃ ص۳ ج۲)

تسبیح نور

عالم ارواح میں آپ کا نور رب تعالیٰ کی تسبیح کرتا تھا۔ قاضی عیاض فرماتے ہیں'' نبی پاک علیہ السلام کی روح حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے دو ہزار سال پہلے اللہ تعالیٰ کے پاس نور کی صورت میں تھی''۔ یسبح ذلک النور و تسبح الملئکة بتسبیحه یہ نور اللہ کی پاکی بیان کرتا تھا اور فرشتے اس کی تسبیح پر تسبیح کہتے تھے۔ (شفاء شریف ص۴۸ ج۱)

القائے نور

جب اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا تو اس نور محمدی کو ان کی پیشانی میں رکھ دیا۔ شیخ محقق فرماتے ہیں۔ ''پس نہادہ شد نور محمدی در پیشانی آدم وی درخشید از جبین وے پس ازاں سرایت کرد در تمام اعضاء'' یعنی پھر نور محمدی حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا گیا اور وہ ان کی پیشانی سے چمکتا تھا۔ اس کے بعد اس نور نے ان کے تمام اعضا میں سرایت کی۔ (مدارج النبوۃ ص۵ جلد دوم)

انتقال نور

یہ نور حضور علیہ السلام کے آباء و امہات کی پاکیزہ پشتوں اور مقدس ارحام میں منتقل ہوتا رہا۔ یہاں تک کہ وہ لباس بشریت میں حضرت عبداللہ و آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے گھر جلوہ افروز ہوا۔ خود نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ فاهبطني الله الى الارض في صلب آدم وجعلني في صلب نوح وقذف بي في صلب ابراهيم ثم لم يزل الله تعالىٰ ينقلني من الاصلاب الكريمة والارحام الطاهرة حتى اخرجني من ابوي ۔ پھر اللہ تعالیٰ نے مجھے آدم علیہ السلام کی پشت میں زمین پر اتارا۔ پھر اس نے مجھے نوح علیہ السلام کی پشت میں ڈالا۔ پھر میں حضرت ابراہیم کی پشت میں ڈالا گیا۔ پھر اللہ تعالیٰ مجھے برگزیدہ پشتوں اور پاکیزہ رحموں میں منتقل کرتا رہا۔ یہاں تک کہ اس نے مجھے میرے والدین سے نکالا"۔ (شفاء شریف ص ۴۸ ج ۱)

استقرار حمل

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔" جاننا چاہیے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا پاکیزہ نطفہ زیادہ صحیح قول کے مطابق حج کے دنوں میں اوسط ایام تشریق میں جمعہ کی رات حضرت آمنہ کے شکم میں ٹھہرا"۔ (مدارج النبوۃ ص ۱۶ جلد دوم)

رؤیت نور

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ" جب حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم میرے شکم میں تھے تو میں نے فی الواقع دیکھا کہ نورے از من جدا گشت کہ جملہ عالم بآن نور منور گشت و دیدم کو شکہائے بصرہ را۔" یعنی مجھ سے ایک نور جدا ہوا ہے۔ جس سے سارا جہاں منور ہو گیا اور میں نے

بصرٰی کے محلات دیکھے۔ (مدارج النبوۃ ص ۱۷ جلد دوم)

شبِ استقرار کی عظمت

شیخ محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ ''روایات میں آیا ہے کہ استقرار حمل شریف کی رات اللہ تعالٰی نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ ساری کائنات کو انوارِ الٰہی سے منور کریں۔ زمین آسمان کے فرشتے خوشی سے جھوم اُٹھے۔ جنت کے داروغہ کو حکم دیا کہ وہ فردوس اعلیٰ کے دروازے کھول دے جہاں کو خوشبو سے معطر کرے۔ زمین و آسمان کے چپہ چپہ کو یہ بشارت سنائی گئی کہ آج رات نور محمد نے شکم مادر میں قرار پکڑا ہے۔ اور یہ بھی مروی ہے کہ اس شب کی صبح روئے زمین کے بت منہ کے بل گر گئے تھے۔ شیاطین کا آسمانوں پر چڑھنا ممنوع قرار دے دیا گیا تھا۔ دنیا کے تمام بادشاہوں کے تخت الٹ گئے تھے۔ اس رات ہر گھر روشن ہو گیا تھا۔ تمام جانور باتیں کرنے لگے تھے۔ مشرق کے جانوروں نے مغرب کے جانوروں کو بشارتیں دی تھیں۔ (مدارج النبوۃ ص ۱۶ جلد دوم)

قحط سالی کا خاتمہ

شیخ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں۔ ''قریش قحط سالی اور سخت تنگی و عسرت میں مبتلا تھے یہاں تک کہ درخت سوکھ گئے تھے۔ اور چوپائے کمزور ہو گئے تھے۔ اللہ تعالٰی نے آپ کے شکم مادر میں منتقل ہونے پر بارشیں بھیجیں۔ جن سے درخت سرسبز ہو گئے۔ (مدارج النبوۃ ص ۱۶ جلد دوم)

خواب میں بشارت

حضرت آمنہ فرماتی ہیں ''میں اونگھ رہی تھی کہ مجھے کسی نے کہا آپ اس امت کے بہترین

شخص کے ساتھ حاملہ ہیں۔ اس دن مجھے معلوم ہوا کہ میں حاملہ ہوں"۔ (مدارج النبوۃ ص۱۶ جلد دوم)

تلقین استعاذہ

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ "جب نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت آ پہنچا تو میرے پاس ایک شخص آیا اور اس نے مجھے یہ الفاظ کہنے کو کہا اعیذہٗ بالواحد من کل شر حاسد۔ میں اپنے بچے کو ہر حاسد کے شر سے اللہ وحدہٗ کی پناہ میں دیتی ہوں۔ پھر میں یہ الفاظ کہا کرتی تھی۔" (خصائص کبریٰ ص۴۲ ج۱)

شب استقرار کی فضیلت

شاہ عبدالحق محدث دہلوی فرماتے ہیں "حضرت امام احمد بن حنبل اس شب جمعہ کو کہ جس میں نطفہ مصطفویہ شکم مادر میں ٹھہرا۔ لیلۃ القدر سے افضل قرار دیتے ہیں کیونکہ جو برکتیں، خیراتیں اور سعادتیں مومنوں پر نازل ہوئیں وہ قیامت تک بلکہ ابدالآباد تک کسی رات میں نازل نہ ہوں گی اور اگر اسی وجہ سے شب میلاد النبی صلے اللہ علیہ وسلم کو لیلۃ القدر سے افضل قرار دیں تو یہ درست ہے۔ اور اس کی تصریح علمائے کرام نے کر دی ہے۔" (مدارج النبوۃ ص۱۶ جلد دوم)

تسمیہ مبارکہ

شیخ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں "جب حضرت آمنہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئیں تو انھیں حکم دیا گیا کہ وہ ان کا نام احمد رکھیں (خصائص کبریٰ ص۴۲ ج۱)

خفتِ حمل

امام سیوطی فرماتے ہیں "جب آمنہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حاملہ ہوئیں تو وہ فرمایا کرتی تھیں کہ مجھے اپنے حاملہ ہونے کا کوئی علم نہ تھا اور نہ میں حمل کا بوجھ دوسری عورتوں کی طرح محسوس کرتی تھی صرف یہ بات ضرور تھی کہ میں حیض بند ہو جانے پر حیران تھی۔ حیض کبھی بند ہو جاتا تھا اور کبھی لوٹ آتا تھا۔ ایک روز میں اونگھ رہی تھی کہ ایک شخص نے آکر پوچھا کیا آپ حمل دار ہیں۔ میں نے کہا مجھے معلوم نہیں اس نے کہا آپ اس امت کے سردار اور نبی کے ساتھ حاملہ ہیں۔ یہ واقعہ سوموار کے دن کا ہے۔" (خصائص کبریٰ صفحہ ۴۲ جلد اول)

دروازوں کا کھلنا

امام سیوطی فرماتے ہیں "لوگ نبی کریم علیہ السلام کی ولادت کو متبرک جانتے تھے کیونکہ آپ کی ولادت باعث برکت تھی اور اللہ تعالیٰ نے آپ کی ولادت کی خاطر آسمانوں اور جنتوں کے دروازے کھول دیئے تھے۔" (خصائص کبریٰ صفحہ ۴۷ جلد اول)

مدتِ حمل

امام سیوطی فرماتے ہیں "رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی والدہ کے شکم میں پورے نو ماہ رہے۔ اس دوران ان کے شکم میں نہ کبھی درد ہوا۔ اور نہ بدبودار ہوا پیدا ہوئی اور نہ وہ چیز انھیں عارض ہوئی جو دوسری عورتوں کو عارض ہوا کرتی ہے۔ ان کے والد عبداللہ اس وقت فوت ہوئے جب آپ والدہ کے شکم میں تھے۔ یہ دیکھ کر فرشتوں نے کہا۔ الٰہی کیا تیرا نبی یتیم رہے گا۔ اللہ کریم نے فرمایا میں اس کا نگہبان، محافظ اور مددگار ہوں گا۔ (خصائص

کبریٰ صفحہ ۴۲ جلد اول)

نزولِ سکینہ

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ ''جب مجھے دردزہ پیدا ہوا اور میری اس حالت کی خبر کسی کو نہ تھی تو میں نے ایک سخت آواز سنی جس نے مجھے خوفزدہ کر دیا۔ اس وقت میں نے دیکھا کہ گویا سفید رنگ کے پرندوں کے پروں نے میرے دل کو چھوا ہے۔ جس سے میرا سب خوف دور ہو گیا۔

نورانی دُودھ

پھر میں نے دیکھا کہ میرے پاس پینے کا سفید دودھ موجود ہے۔ چونکہ میں پیاسی تھی اس لئے میں نے اسے پیا تو مجھ سے نور پیدا ہو کر بلند ہوا''۔

بلند قامت خواتین

''پھر میں نے دیکھا کہ اونچی اونچی کھجوروں کی طرح طویل القامت عورتیں میرے پاس موجود ہیں گویا وہ عبدمناف کے خاندان کی عورتیں ہیں۔ انھوں نے مجھے گھیرے میں لے لیا تو مجھے اس بات سے حیرانی ہوئی''

چاندی کے پیالے

''پھر میں نے دیکھا کہ سفید ریشمی کپڑا آسمان سے زمین تک بچھا ہوا ہے۔ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اسے لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کرو۔ پھر میں نے فضا میں چند مرد دیکھے۔ جن کے ہاتھوں میں چاندی کے پیالے تھے۔''

نورانی پرندے

پھر میں نے پرندوں کا ایک گروہ دیکھا جو میرے پاس آئے ہوئے تھے حتیٰ کہ انھوں نے میری گود کو چھپا لیا۔ ان کی چونچیں زمرد کی اور پر یاقوت کے تھے"

پردوں کا اٹھنا

"پھر اللہ تعالیٰ نے میری نگاہوں سے پردے اٹھا دیئے تو میں نے اس وقت زمین کے مشارق ومغارب کو دیکھا"

تین جھنڈے

"پھر میں نے تین نصب شدہ جھنڈے دیکھے۔ ایک مشرق میں دوسرا مغرب میں اور تیسرا کعبہ شریف کی چھت پر"

سجدۂ نیاز

پھر مجھے دردِزہ شروع ہوا تو میں نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو جنا۔ جب وہ میرے شکم سے باہر تشریف لائے تو میں نے دیکھا کہ وہ سجدہ ریز ہیں اور عاجزی اور انکساری کرنے والے شخص کی طرح اپنی انگلی اٹھائے ہوئے ہیں۔"

زمین کی سیر

"پھر میں نے دیکھا کہ سفید رنگ کے بادل آسمان سے آئے اور انھوں نے انھیں مجھ سے پوشیدہ کر دیا۔ پھر میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ طوفوا بمحمد شرق الارض و غربها وادخلوه البحار ليعرفوه باسمه ونعته وصورته ويعلمون انه سمي

الماحی لایبقی شئی من الشرک الامحی فی زمانہ یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو زمین کے شرق وغرب کی سیر کراؤ اور انھیں سمندروں میں لے جاؤ تاکہ اہل زمین انھیں ان کے نام اور صفت وصورت سے پہچانیں اور وہ جان لیں کہ انؐ کا نام ماحی ہے کیونکہ ان کے زمانے میں ہر شرکیہ بات مٹادی جائے گی۔

تین چابیاں

''پھر تھوڑی دیر بعد میں نے دیکھا کہ آپ سفید اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے ہیں اور آپ کے نیچے سبز ریشمی کپڑا ہے اور آپ کے ہاتھ میں سبز موتی کی بنی ہوئی تین چابیاں ہیں۔ اچانک میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ قبض محمد علیٰ مفاتیح النصرة ومفاتیح الربح ومفاتیح النبوة . یعنی محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے قبضہ میں نصرت کی چابیاں منافعوں کی چابیاں اور نبوت کی چابیاں چلی آئی ہیں۔

مقاماتِ متبرکہ پر پیشگی

''پھر دوسرا بادل آیا۔ جس میں گھوڑوں کے ہنہنانے اور پروں کے پھڑ پھڑانے کی آوازیں تھیں۔ حتیٰ کہ میں بے ہوش ہوگئی اور محمد علیہ السلام مجھ سے غائب ہوگئے۔ میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو شرق وغرب کی سیر کراؤ اور نبیوں کی پیدائش کی جگہوں پر انھیں پیش کرو۔ اور انھیں تمام جنوں، انسانوں اور پرندوں اور حیوانوں پر پیش کرو''۔

اوصافِ انبیاء کا عطیہ

''اور انھیں آدم علیہ السلام کی ستھرائی، نوح علیہ السلام کی رقت، ابراہیم علیہ السلام کی دوستی،

اسمٰعیل علیہ السلام کی بولی، یعقوب علیہ السلام کی بشارت، یوسف علیہ السلام کی خوبصورتی، داؤد علیہ السلام کا صبر، یحییٰ علیہ السلام کا تقویٰ اور عیسیٰ علیہ السلام کی سخاوت عنایت کرو اور انھیں تمام نبیوں کی تمام خوبیوں میں ڈبودو۔

مخلوقِ خدا پر قبضہ

''پھر وہ بادل ہٹا تو میں نے دیکھا کہ آپ کے ہاتھ میں سبز ریشمی لپٹا ہوا کپڑا ہے۔ اور میں نے کسی کو یہ کہتے ہوئے سنا۔ واہ! محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام دنیا پر قبضہ کرلیا ہے۔ زمین کی کوئی مخلوق ایسی نہیں جو ان کے قبضہ میں نہ آگئی ہو۔''

مہر نبوت

پھر میں نے تین شخص دیکھے۔ ایک کے ہاتھ میں چاندی کا لوٹا تھا۔ دوسرے کے ہاتھ میں سبز زمرد کا تھال تھا۔ تیسرے کے ہاتھ میں سفید ریشمی کپڑا تھا۔ اس نے وہ کپڑا کھولا اور اس سے ایک انگوٹھی نکالی جو دیکھنے والوں کی نظریں چندھیا دینے والی تھی۔ اس نے اس انگوٹھی کو لوٹے سے سات مرتبہ دھویا اور اس سے آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر لگائی اور اسے ریشمی کپڑے میں لپیٹ دیا۔ پھر اس نے آپ کو اٹھا کر اپنے پروں میں داخل کیا۔ پھر اس نے میرے حوالے کردیا۔ (خصائص کبریٰ صفحہ ۴۷ جلد اول)

ظہور نور

حضرت عثمان بن ابی العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ سے روایت کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا ''میں شب ولادت حضرت آمنہ کے پاس تھی۔ میں گھر کی ہر شے کو منور دیکھتی تھی اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ ستارے بالکل قریب آگئے ہیں۔ حتی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ

مجھ پر گر پڑیں گے۔ پھر جب انھوں نے آپ کو جنا تو ان سے ایک نور نکلا۔ جس نے سارا گھر روشن کر دیا۔ یہاں تک کہ مجھے نور کے سوا کچھ نظر نہ آتا تھا۔ (خصائص کبریٰ صفحہ ۴۵ جلد اول)

ستھری پیدائش

حضرت آمنہ فرماتی ہیں کہ جب میں نے محمد کو جنا تو میرے پیٹ سے ایک نور نکلا۔ جس نے شام کے محلات روشن کر دیے۔ میں نے انھیں ستھرا جنا۔ اور آپ کے جسم پر کوئی الائش نہ تھی۔ وہ زمین پر آئے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے بل زمین پر بیٹھ گئے۔" (خصائص کبریٰ صفحہ ۴۷ جلد اول)

زمین پر قبضہ

موسیٰ بن عبیدہ اپنے بھائی سے روایت کرتے ہیں کہ جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو آپ اپنے ہاتھوں کے بل زمین پر آئے۔ اس حال میں آپ آسمان کی طرف دیکھ رہے تھے۔ اور آپ کے ہاتھ میں ایک چلو مٹی تھی"۔ (خصائص کبریٰ صفحہ ۴۶ جلد اول)

چھینک مارنا

حضرت شفاء والدۂ عبدالرحمان بن عوف رضی اللہ عنہما فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم میرے ہاتھوں میں آئے تو آپ نے چھینک مار کر الحمد للہ فرمایا۔ اس وقت میں نے کسی کو رحمک اللہ کہتے ہوئے سنا اور میرے لیے مشرق و مغرب کا مابین روشن ہو گیا تو میں نے روم کے محلات دیکھے۔ (شرح شفا للقاری ص ۲۷۶ ج ۳)

فرشتوں کی آمد

''جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا وقت آپہنچا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ وہ آسمان اور جنتوں کے دروازے کھول دیں اور آستانہ نبوی پر حاضر ہو جائیں۔ پس وہ سب ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دیتے ہوئے حاضر ہوئے۔ دنیا کے پہاڑ اور سمندر بلند ہوئے۔ تو ان کے رہنے والوں نے ایک دوسرے کو مبارک بادیاں دیں۔ اور سب فرشتے مکہ معظمہ میں حاضر ہوئے۔'' (خصائص کبریٰ صفحہ ۴۷ جلد اول)

شیاطین کی گرفتاری

''شیطان کو گرفتار کر کے اسے ستر طوق پہنائے گئے۔ اور اسے سبز سمندر کی لہروں میں الٹا گرایا گیا۔ اور باقی شیاطین اور سرکش جنوں کو بھی طوق پہنائے گئے۔'' (خصائص کبریٰ حوالہ مذکورہ بالا)۔

سورج کی روشنی میں زیادتی

''اس دن سورج کو بہت زیادہ روشنائی بخشی گئی۔ اور اس پر ستر ہزار حوریں فضا میں کھڑی کر دی گئیں کہ وہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کا انتظار کریں۔ (خصائص کبریٰ حوالہ مذکورہ بالا)

خوشخبریاں

''جب محمد صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تمام دنیا نور سے معمور ہو گئی۔ اور فرشتوں نے ایک دوسرے کو خوشخبریاں دیں''

نورانی ستون

ہر آسمان میں زبرجد اور یاقوت کا ایک ایک ستون نصب کیا گیا کہ اس کی روشنی سے آسمان روشن ہوئے۔ اور وہ آسمانوں میں مشہور و معروف چیز ہیں۔ معراج کی شب جب آپ صلے اللہ علیہ وسلم نے انھیں دیکھا تو آپ کو بتایا گیا کہ یہ ستون آپ کی ولادت کی خوشی میں نصب کیے گئے تھے۔

جنت کی زیبائش

جس رات حضور پیدا ہوئے اس رات اللہ تعالٰی نے کوثر کے کنارے کستوری اور مشک کے ستر ہزار درخت پیدا فرمائے کہ ان کا پھل جنتیوں کے لئے اگر بتیاں ہیں۔ اس رات تمام آسمان والوں نے اللہ تعالٰی سے سلامتی کی دعائیں مانگیں۔

یارب سلم علی حبیبک خیر الخلق کلھم.

بتوں کا گرنا

"آپ کی ولادت کی شب تمام بت اوندھے ہو گئے لات اور عزیٰ کہہ رہے تھے۔ خرابی ہو قریش کے لیے اب امین آ گیا۔ اب صادق آ گیا قریش نہ جانتے تھے کہ انھیں کیا ہوا۔"

کعبہ کی صدا

قریش کعبہ سے کئی دن تک یہ سنتے رہے کہ اب میرا نور مجھے ملے گا۔ اب میری زیارت کرنے والے آئیں گے۔ اب میں جاہلیت کی پلیدی سے پاک ہو جاؤں گا اور کعبہ مسلسل تین دن تک خوشی میں جھومتا رہا۔ اور یہ پہلی نشانی تھی جو قریش نے آپ کی ولادت کے

موقع پر دیکھی۔ (خصائص کبریٰ ص ۴۷ ج ۱)

نورانی جھنڈا

حضرت آمنہ فرماتی ہیں ''جب مجھے دردزہ شروع ہوا اور میرا معاملہ سخت ہونے لگا تو میں نے ایسی گفتگو سنی جو انسانوں کے کلام سے کوئی مشابہت نہ رکھتی تھی۔ میں نے یاقوت کے بانس پر ایک ریشمی جھنڈا دیکھا جو زمین اور آسمان کے مابین نصب کیا گیا تھا۔ میں نے شام کے تمام محلات آگ کا شعلہ بنے ہوئے دیکھے۔ اور میں نے اپنے پاس کونجوں کا ایک گروہ دیکھا جو اس جھنڈے کے سامنے سربسجود پر کھولے ہوئے تھے''۔

شق صدر

پھر میں نے دیکھا کہ ایک بلند قامت نوجوان نے مجھ سے بچہ لے لیا۔ اور اس نے آپ کے منہ میں تھوکا۔ اس کے پاس سونے کی ایک کلہاڑی ہے۔ جس سے اس نے آپ کا پیٹ چاک کیا۔ پھر اس نے سبز ریشمی کپڑے کی ایک گٹھڑی نکالی اور اسے کھولا۔ اس میں سفید زیرہ جیسی کوئی شئی تھی۔ پھر اس نے اس چیز سے اسے بھرا۔ پھر اس نے سفید ریشم کی ایک گٹھڑی نکالی اور اسے کھولا۔ اس میں ایک انگوٹھی تھی۔ اس نے اس سے آپ کے دونوں کندھوں کے مابین انڈے کی شکل جیسی مہر لگائی اور آپ کو قمیض پہنادی'' (خصائص کبریٰ ص ۴۹ ج ۱)

نجمِ احمدی

حضرت حسان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں سات آٹھ برس کا تھا۔ جو کچھ دیکھتا تھا یا سنتا تھا اسے سمجھتا تھا۔ اس زمانے میں مدینے کے ایک یہودی کو ایک صبح ٹیلوں پر یہ پکارتے

ہوئے سنا۔ اے قوم یہود! میرے پاس آؤ۔ انھوں نے پوچھا کیا بات ہے۔ اس نے کہا آج رات وہ ستارہ طلوع ہوا ہے جس کے ساتھ جناب احمد مجتبیٰ پیدا ہونے والے ہیں۔ (خصائص کبریٰ ص ۴۵ ج ۱)

کفر پر زلزلے

مخروم بن ھانی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جس رات رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے۔ اس رات کسریٰ کے محلات تھرتھرائے اور اس کے چودہ کنگرے گر گئے۔ اور سادہ کے سمندر کا پانی خشک ہو گیا اور فارس کی آگ بجھ گئی حالانکہ وہ ایک ہزار سال میں کبھی نہیں بجھی تھی۔" (الوفاء باحوال المصطفےٰ ص ۹۷ جلد اول)

مختون

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ میرے رب کے پاس میری جو بزرگیاں ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں مختون پیدا ہوا ہوں۔ اور کسی نے میری شرمگاہ نہیں دیکھی۔" (خصائص کبریٰ ص ۵۳ ج ۱)

ناف بریدہ

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم مختون اور ناف بریدہ پیدا ہوئے ہیں۔" (خصائص کبریٰ ص ۵۳ ج ۱)

زمین کا فخر

روایات میں آیا ہے کہ جب نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پیدا ہوئے تو زمین نے آسمان سے

یہ کہتے ہوئے فخر کیا۔ قدولد علی ظھری نبی مبارک نور العرش من نورہ. میری پیٹھ پر آج وہ بابرکت نبی پیدا ہوا جس کے نور سے عرش الٰہی کا نور ہے''۔ (نزھۃ الناظرین صفحہ ۱۷)

شیطانی منصوبہ

''جب نبی پاک صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ساری زمین روشن ہوگئی۔ ابلیس نے اپنے ساتھیوں سے کہا کہ آج رات ایک بچہ پیدا ہوا ہے۔ جو ہمارے شیطانی منصوبوں کو ملیا میٹ کردے گا اس کے ساتھیوں نے کہا کیا ہی اچھا ہوتا۔ اگر آپ اس کے پاس جاتے اور اس کی عقل چھین لیتے۔ یہ سن کے ابلیس نے آپ کے پاس آنے کی کوشش کی مگر جبریل آمین نے اسے ایک ٹھوکر مار کر عدن کے علاقہ میں دھکیل دیا۔'' (خصائص کبریٰ ص ۵۱ ج ۱)

وھذا اخر ما اردنا ایرادہ فی ھذہ الرسالۃ المبارکۃ الفقیر ابو الکرم احمد حسین قاسم الحیدری المدرس بالجامعۃ الحیدریۃ فضل المدارس سھنسہ آزاد کشمیر۔ (۲۸ ربیع الاوّل ۱۴۰۰ھ)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانچواں رسالہ مبارکہ۔ محبوب کبریا صلے اللہ علیہ وسلم حلیمہ سعدیہ کے گھر میں

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہ محمد والہ و اصحابہ اجمعین. اما بعد: ہم نے اس مختصر رسالہ میں محبوب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے ابتدائی چند سالوں کے حالات وواقعات جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے اللہ تعالیٰ اسے شرف مقبولیت بخشے اور ذریعۂ مغفرت بنائے۔ آمین بجاہ النبی الامین صلے اللہ علیہ وسلم۔

ولادت باسعادت

نبیٔ مکرم رسول معظم محبوب کبریا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وبارک وسلم کے حمل شریف کو جب چاند کے حساب سے نو مہینے پورے ہو گئے تو آپ ۱۲ ربیع الاول کو دوشنبہ (سوموار) کے دن فجر کے وقت جبکہ ابھی بعض ستارے آسمان میں نظر آرہے تھے پیدا ہوئے۔ بوقت ولادت آپ اپنے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے ہوئے تھے۔ آپ کا سر آسمان کی جانب اٹھا ہوا تھا۔ آپ کا بدن مبارک بالکل پاکیزہ اور ستھرا تھا۔ کستوری کی طرح تیز خوشبو آتی تھی۔ ختنہ کیے ہوئے ناف بریدہ تھے۔ چہرہ چودھویں رات کے چاند کی طرح منور اور قدرت الٰہی سے آنکھیں سرگیں تھیں اور دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت چمک رہی تھی۔ صلوات اللہ تعالیٰ وسلامہ علیہ دائماً کثیراً۔

آپ کی ولادت باسعادت کے وقت آپ کے دادا عبدالمطلب خانۂ کعبہ کا طواف کر رہے

تھے۔ حضرت آمنہ نے انہیں بلا بھیجا تو آپ گھر آئے۔ حضرت کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور بیت اللہ شریف میں لے جا کر آپ کے لئے صدق دل سے دعا کی اور اس نعمت عظمیٰ کے ملنے کا شکریہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ادا کیا۔ آپ کے چچا ابولہب کو اس کی باندی ثویبہ نے آپ کی ولادت کی خوشخبری سنائی تو اس نے اس خوشی میں ثویبہ کو آزاد کر دیا۔

محبوب کبریا جس مہینے میں اس دنیا میں تشریف لائے اس کا نام ربیع الاول تو تھا ہی مگر وہ موسم بھی ربیع یعنی بہار کا تھا۔ کسی نے کیا خوب کہا ہے۔

ربیع فی ربیع فی ربیع ۔ ونور فوق نور فوق نور (سیرت رسول عربی ص ۴۰)

یعنی موسم بہار میں ربیع الاول کے مہینے میں محبوب کبریا اس حال میں تشریف لائے کہ آپ نور تھے اور آپ کے نور کے اوپر نور تھا اور اس دوسرے نور کے اوپر بھی نور تھا۔ یعنی کائنات میں ہر سمت نور ہی نور تھا۔

جب ہوئے پیدا محمد نور پھیلاتے ہوئے آئے قدسی سرزمیں پہ پھول برساتے ہوئے
فرش نوری، عرش نوری، ذرہ ذرہ نور ہے نور کا دربار ہے ہر سمت چھایا نور ہے
نور گھر میں نور باہر پتہ پتہ نور ہے بلکہ یوں کہیے کہ سب دنیا کی دنیا نور ہے
ہمہ آفاق زانوار منور گشتہ ہمہ اکناف زاخلاق معطر گردید

شیر نوشی کی ابتداء

آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سب سے پہلے ابولہب کی باندی ثویبہ نے دودھ پلایا۔ ثویبہ ولادت کی بشارت لے کر ابولہب کے پاس گئی اور بتایا کہ تیرے مرحوم بھائی

عبداللہ کے گھر ایک نونہال تشریف لائے ہیں۔اس پر خوش ہو کر ابولہب نے ثویبہ کو آزاد کر دیا اور حکم دیا کہ جاؤ اور انہیں دودھ پلاؤ۔(اشرف السیر مؤلفہ مفتی شریف الحق امجدی ص ۱۵۰)

ابولہب کے عذاب میں تخفیف

حدیث شریف میں ہے کہ ولادت پاک کی خوشی میں باندی آزاد کرنے کے صلے میں عذاب شدید میں مبتلاء ہونے کے باوجود ہر سوموار کو ابولہب پر عذاب میں کچھ تخفیف ہو جاتی ہے اور کلمے کی انگلی اور انگوٹھے کی درمیانی گھائی سے اسے پانی مل جاتا ہے۔یہ مضمون شیخ عبدالحق محدث دہلوی کے علاوہ کثیر علمائے اسلام مثل علامہ جزری و علامہ احمد خطیب قسطلانی وعلامہ محمد بن عبدالباقی زرقانی رحمھم اللہ تعالیٰ نے بھی اپنی اپنی تصانیف مبارکہ میں تحریر فرمایا ہے۔(اشرف السیر ص ۱۵۰)

عید میلادالنبی منانے کی شرعی دلیل

علمائے اسلام نے ابولہب کے اس واقعہ کو عید میلادالنبی منانے کی دلیل قرار دیا ہے۔امام قسطلانی فرماتے ہیں۔"امام ابن الجوزی نے فرمایا ہے کہ جب یہ ابولہب کافر جس کی مذمت میں قرآن نازل ہوا۔میلاد محمدی کی شب میں آپ کی ولادت کی خوشی ظاہر کرنے پر جزا دیا گیا تو پھر اُس امتی مسلمان موحد کا کیا حال ہے جو آپ کی محبت میں ولادت کی خوشی ظاہر کرتا اور حسب توفیق اپنا مال خرچ کرتا ہے۔ لعمری انما یکون جزآءہ من اللہ الکریم ان یدخلہٗ بفضلہ العمیم جنات النعیم ۔میری بقاء کی قسم اس کی جزاء کرم کرنے والے اللہ کی طرف سے یہی ہے کہ وہ اُسے اپنے لطف وکرم سے نعمتوں

والی جنتوں میں داخل فرمائے۔" (المواہب اللدنیہ۔ جلد اوّل۔ ص ۷۸)

مسلمان ہمیشہ سے عید میلاد مناتے چلے آرہے ہیں

امام قسطلانی مندرجہ بالا عبارت کے بعد لکھتے ہیں۔ ولازال اھل الاسلام یحتفلون بشھر مولدہ علیہ السلام و یعملون الولائم و یتصدقون فی لیالیہ بانواع الصدقات و یظھرون السرور و یزیدون فی المبرات و یعتنون بقرأۃ مولدہ الکریم و یظھر علیھم من برکاتہ کل فضل عمیم۔ مسلمان ہمیشہ سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی ولادت کے مہینے میں محفلیں منعقد کرتے رہے ہیں ولیمے کی دعوتیں کرتے رہے ہیں۔ اس ماہ مقدس کی راتوں میں قسم قسم کی اشیاء صدقہ کرتے رہے ہیں، خوشی ظاہر کرتے رہے ہیں، نیک کاموں میں زیادتیاں کرتے رہے ہیں۔ اور مولود شریف پڑھنے کا اہتمام کرتے رہے ہیں اور ان لوگوں پر ان کاموں کی برکتوں سے ہر عمومی فضل ظاہر ہوتا رہا ہے۔ (المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۷۸)

میلاد کی تیس ۳۰ عیدوں کا ثبوت

امام یوسف بن اسماعیل نبہانی المواہب اللدنیہ کی مذکورہ بالا عبارت کے بعد لکھتے ہیں۔ وممّا جرّب من خواصہ انہ امان فی ذلک العام و بشری عاجلۃ بنیل البغیۃ والمرام فرحم اللہ امرأ اتخذ لیالی شھر مولدہ المبارکۃ اعیاداً۔ اور محفلِ میلاد کے خواص میں سے اس کا تجربہ شدہ ایک خاصہ یہ ہے کہ یہ محفل اس سال میں امن وامان کا سبب بنتی ہے اور حاجات و مقاصد کے حصول کی پیشگی خوشخبری ہوتی ہے۔ سو اللہ اس شخص پر رحم کرے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مہینے (ربیع الاول) کی

بابرکت راتوں کو عیدیں مناتا ہے۔ (الانوار المحمدیہ من المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۲۹)

باہوش مسلمان علامہ نبہانی کی اس عبارت کو پڑھیں سمجھیں اور جانیں کہ نہ صرف یہ کہ ربیع الاول کی بارہویں تاریخ ہی کو عید منانا شرعاً جائز ہے بلکہ اس ماہ مقدس کی ہر ایک رات کو عید منانا بھی شرعاً ماذون ہے۔ والحمدللہ علیٰ ذلک۔

والدہ محترمہ کی شیر خوارگی

ثویبہ کے علاوہ سات دن تک آپ کی والدہ ماجدہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ پھر یہ سعادت حضرت حلیمہ سعدیہ کے حصے میں آئی اور مدت رضاعت تک آپ نے حضرت حلیمہ کا دودھ پیا۔ (اشرف السیر ص ۱۵۱)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعی مائیں۔

''شیخ محمد رضا مصری نے کتاب ''محمد رسول اللہ'' میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو آٹھ عورتوں نے اپنا دودھ پلایا۔ ان میں سب سے پہلی آپ کی والدہ محترمہ ہیں پھر آپ کے چچا ابولہب کی لونڈی ثویبہ ہیں۔ انہیں میں خولہ بنت منذر اور ام ایمن ہیں۔ انہی میں حلیمہ کے علاوہ سعدیہ نامی ایک اور خاتون ہیں اور قبیلہ بنی سلیم کی تین کنواری عورتیں ہیں۔ نیز آپ کی رضاعی ماؤں میں ام فروہ کا نام بھی آتا ہے۔'' (ماہنامہ ضیائے حرم لاہور بابت دسمبر ۱۹۸۹ء ص ۱۶۱)

فاطمہ بنت اسد رضاعی ماں نہیں ہیں

''حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد نے حضور پاک علیہ السلام کو دودھ نہیں پلایا۔ لیکن حضور سید المرسلین صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کے گھر پرورش پائی اس

لئے آپ انہیں ماں کہا کرتے تھے۔'' (ضیائے حرم مذکور بالا)

رضاعت حلیمہ کے مقدر میں کی گئی تھی

جب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو ہاتف غیبی نے بلند آواز میں کہا'' اس در یتیم کی پرورش کون کرے گا جس کی قیمت جیسا کوئی موتی نہیں؟'' پرندوں نے کہا۔ ہم ان کی پرورش کریں گے اور ان کی باعظمت خدمت کو اپنے لئے متاع غنیمت بنائیں گے۔ وحشی جانور بولے۔ ہم ان کی پرورش کے سبب سے شرف واحترام کے زیادہ حقدار ہیں۔ ہاتف کی زبان نے جواب دیا۔ یا جمیع المخلوقات ان اللہ تعالیٰ قد کتب فی سابق حکمتہ القدیمۃ ان نبیہ الکریم یکون رضیعاً لحلیمۃ الحلیمۃ۔ اے ساری مخلوقات! بلاشبہ اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت قدیمہ سابقہ میں یہ لکھ رکھا ہے کہ اس کے باکرامت نبی کو حلم والی حلیمہ نامی خاتون اپنا رضاعی بیٹا بنائے گی۔ (المواہب اللدنیہ ج ۱ ص ۷۹)

والدۂ ماجدہ کو حکمِ غیبی

جب حلیمہ سعدیہ آپ کو لینے کے لئے حضرت آمنہ کے پاس آئیں اور آپ کو پہلی مرتبہ اپنا دودھ پلایا تو حضرت آمنہ نے فرمایا۔'' اے مہربان اور شریف دائی یہ بڑی شان والا بچہ ہے۔ پھر وہ سب کچھ بتایا جو آپ نے ولادت باسعادت کے وقت دیکھا تھا پھر فرمایا۔ مجھ سے تین راتوں سے کوئی برابر کہہ رہا ہے کہ اپنے بچے کو قبیلہ بنی سعد بن بکر اور اس میں بھی آل ابوذ وہیب میں دودھ پلوانا۔ یہ مژدہ سن کر حلیمہ نے کہا میں ابوذ وہیب کی بیٹی ہوں۔ میرے باپ کا نام عبداللہ بن حارث اور کنیت ابوذ ؤیب ہے اور میرے شوہر کا نام حارث

بن عبدالعزیٰ ہے۔ اس گفتگو کے بعد خیر و برکت کے اس مخزن کو اپنے سینے سے چمٹائے حلیمہ اپنے خیمہ میں لوٹ آئی۔" (روزنامہ جنگ راولپنڈی بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

شرفائے عرب کا دستور

شرفائے عرب کا دستور تھا کہ اپنے نومولود بچوں کو بدوی قبائل میں پرورش کے لئے دیہاتوں میں بھیج دیتے تھے۔ تاکہ کھلی فضاء میں بچوں کو بھرپور نشوونما حاصل ہو۔ اور ان میں عربوں کی فطری خصوصیات اور فصاحت لسان پیدا ہو۔ اس غرض سے بنی سعد کی دودھ پلانے والی عورتیں کھاتے پیتے گھروں کے شیر خوار بچوں کی تلاش میں سال میں دو مرتبہ مکہ میں آتی تھی اور اس خدمت کے عوض میں بچوں کے باپ انہیں نہال کر دیتے تھے۔ اس بار دس عورتیں آئی تھیں اور سوائے حلیمہ سعدیہ کے سب عورتوں کو بچے مل گئے تھے۔ حلیمہ کے ساتھ ان کے شوہر حارث بھی آئے تھے۔ (روزنامہ جنگ مذکور بالا)

حلیمہ کا مکہ کی جانب سفر

حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں "میں سبزی مائل رنگ کی گدھی پر سوار ہو کر نکلی جو قافلہ سے بہت پیچھے رہ گئی تھی۔ اور ہم ایسے سال میں نکلے تھے کہ اس میں سخت قحط پڑا ہوا تھا اور کوئی شئے باقی نہیں رہی تھی۔ ہمارے ساتھ ایک اونٹنی بھی تھی جو خدا کی قسم ایک قطرہ دودھ نہیں دیتی تھی اور میرے ساتھ ہمارا بچہ تھا جو رونے چیخنے کی وجہ سے رات کے وقت سوتا ہی نہیں تھا۔ میرے پستانوں میں اتنا دودھ نہیں تھا جو اُسے کفایت کرتا اور نہ ہی ہماری اونٹنی کے تھنوں میں اتنا دودھ تھا جو ہمارے بچے کی غذا بنتا مگر ہمیں خوشحالی ملنے کی امید تھی۔ (الوفاء باحوال المصطفےٰ جلد اول ص ۱۰۸)

حلیمہ سعدیہ کی مکہ میں آمد

حلیمہ فرماتی ہیں۔"جب ہم مکہ میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو ہر عورت پر پیش کیا گیا لیکن کسی عورت نے بھی انہیں اس وجہ سے نہ لیا کہ آپ یتیم ہیں۔ میرے سوا قافلہ کی سب عورتوں کو بچے مل گئے تھے۔اور اب صرف یہی یتیم بچہ ہی باقی تھا۔میں نے دل میں سوچا کہ میں بچے کو لیے بغیر مکے میں جاؤں گی تو یہ بات میرے لئے بہت معیوب ہوگی۔میں نے خاوند سے کہا۔ **واللہ لارجعن الی ذلک الیتیم فلآخذنہٗ** ۔اللہ کی قسم میں اس یتیم بچے کے پاس ضرور جاؤں گی اور میں اسے ضرور لے لوں گی۔ یہ کہہ کر میں عبدالمطلب کے پاس پہنچی۔" (الوفا، باحوال المصطفٰے جلد اول ص ۱۰۸)

حلیمہ کی عبدالمطلب سے ملاقات

حلیمہ فرماتی ہیں۔"جب میں عبدالمطلب کے پاس پہنچی اور انہوں نے مجھے دیکھا تو میں نے ان سے بچہ مانگا۔عبدالمطلب نے کہا۔میرے پاس یتیم بچہ ہے۔میں نے یہ بچہ ہر عورت پر پیش کیا لیکن سب عورتوں نے بدقسمتی سے اسے اس وجہ سے لینے سے انکار کردیا کہ یہ یتیم بچہ ہے۔یہ سن کر میں نے کہا۔ **رضیت بجمالہ ولیس لی رغبۃ فی غیرہ وصالہ** میں اس بچے کے حسن وجمال پر راضی ہوگئی ہوں اور اسے حاصل کرنے کے سوا میری کوئی تمنا نہیں ہے۔آپ نے پوچھا۔تیرا نام کیا ہے؟ میں نے کہا حلیمہ سعدیہ۔ فرمایا۔حلم اور سعد میں ابدی سعادت موجود ہے۔ یہ کہہ کر آپ مجھے آمنہ کے گھر میں لے

گئے۔ میں نے بچے کو سویا ہوا دیکھا تو اس کے سینے پر اپنا ہاتھ رکھا۔ بچے نے اپنی آنکھیں کھولیں تو ایک نور نکلا جو آسمان میں چلا گیا۔" (نزہۃ المجالس جلد ج ۱ ص ۱۰۱)

رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم حلیمہ کی گود میں

حلیمہ فرماتی ہیں۔"میں نے یہ یتیم بچہ لے لیا اور میں اپنے ٹھکانے پر چلی آئی۔ میرے خاوند نے پوچھا۔ کیا تو نے یتیم بچہ حاصل کیا ہے؟ میں نے کہا۔ ہاں۔ کیونکہ مجھے اور کوئی بچہ ملا ہی نہیں۔ فرمایا۔ **اصبت عسٰی اللہ ان یجعل فیہ خیراً**۔ تو نے اچھا کیا۔ امید ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بچے میں خیر رکھے گا۔ اللہ کی قسم۔ جب میں نے بچے کو اپنی گود میں لیا اور اپنا پستان اس کے منہ میں ڈالا تو دودھ اتر آیا۔ جسے انہوں نے تسلی سے پیا۔ اور ان کے رضاعی بھائی نے بھی سیر ہو کر پیا۔ میرا خاوند حارث رات کے وقت اونٹنی کے پاس گیا تو اس کے تھن دودھ سے بھرے ہوئے تھے۔ اس نے دودھ دوہا اور سیر ہو کر پیا۔ میں نے بھی سیر ہو کر پیا۔ ہم نے وہ رات خوب کھاتے پیتے حال میں گزاری تو میرے خاوند نے کہا۔ **واللہ یا حلیمۃ ما اراک الا قد اصبت نسمۃ قد نام صبیاننا و قد روینا**۔ اللہ کی قسم۔ اے حلیمہ میں سمجھتا ہوں کہ تو نے برکت والا بچہ حاصل کیا ہے۔ ہمارے بچے سو گئے ہیں اور ہم نے بھی سیر ہو کر دودھ پیا ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفٰے۔ جلد اول ص ۱۰۸) کسی شاعر نے خوب کہا ہے۔

۔ مبارک تجھے یہ بڑائی حلیمہ	۔ بڑے حلم والے کو لائی حلیمہ
۔ وہ اللہ والا تری گود میں ہے	۔ ثنا گر ہے جس کی خدائی حلیمہ
۔ بنی سعد کا دشت رشکِ چمن ہے	۔ گل ہاشمی چن کے لائی حلیمہ

حلیمہ کی رسول اللہ سے پہلی ملاقات کی کیفیت

حضرت حلیمہ سعدیہ فرماتی ہیں۔ ''میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو وہ اس حال میں تھے کہ آپ دودھ سے زیادہ سفید رنگ کے اونی کپڑے میں لپٹے ہوئے تھے۔ اور اس کپڑے سے کستوری کی خوشبو جیسی خوشبو آ رہی تھی۔ اور آپ کے نیچے سبز رنگ کا ریشمی کپڑا بچھا ہوا تھا اور آپ اپنی گدی کے بل لیٹے ہوئے خراٹے لے رہے تھے۔ میں نے انہیں اس حال میں دیکھا تو میں نے ان کے حسن و جمال کی وجہ سے انہیں جگانے میں خوف محسوس کیا۔ پھر میں قدرے ان کے قریب چلی گئی اور میں نے اپنا ہاتھ ان کے سینے پر رکھا تو آپ کھل کر مسکرائے اور مجھے دیکھنے کے لئے اپنی آنکھیں کھول دیں۔ میرے دیکھتے دیکھتے ان کی آنکھوں سے ایک نور نکلا جو آسمان میں چلا گیا پھر میں نے ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (المواھب اللدنیہ ج اص ۷۹)

دودھ پینے میں انصاف

حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ پہلی ملاقات کے وقت جب میں نے اپنا دایاں پستان ان کے منہ میں ڈالا تو آپ نے جتنا چاہا اتنا پیا پھر میں نے انہیں اپنے بائیں پستان کی طرف موڑا تو آپ نے اس سے پینے سے انکار کر دیا۔ وکانت تلک حالہ بعد۔ اس کے بعد بھی آپ کا یہی حال رہا۔ کہ آپ دائیں پستان سے دودھ پیتے تھے اور بایاں پستان اپنے بھائی کے لئے چھوڑ دیتے تھے۔ اہل علم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو الہام کیا تھا کہ آپ کا ایک رضائی بھائی ہے اس لئے انصاف سے کام لیں۔ (المواھب اللدنیہ

ج۱ص۷۹)

مکے میں حلیمہ کا قیام

اس گراں مایہ دولت کو پانے کے بعد حلیمہ نے تین دن مکہ میں قیام کیا حضرت حلیمہ فرماتی ہیں۔ کہ ایک رات دیر گئے میری آنکھ کھلی تو کیا دیکھتی ہوں کہ ایک نور نے آپ کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے اور ایک سبز پوش شخص آپ کے سرہانے کھڑا ہے۔ میں نے آہستہ سے اپنے شوہر کو جگایا تو اس نے خاموش رہنے کا اشارہ کیا جب وہ کیفیت جاتی رہی تو کہا۔ اے حلیمہ اس بچے کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ مجھے معلوم ہوا ہے کہ یہ وہ ذات گرامی ہے جس کی پیدائش پر یہودی پادری پریشان ہیں اور ان کی نیندیں حرام ہوگئی ہیں۔ یوں ہی اللہ تعالیٰ اس کی حفاظت کرتا رہے گا۔ (روزنامہ جنگ۔ ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

حلیمہ کا اپنے گھر کی طرف سے سفر کرنا

حلیمہ فرماتی ہیں۔ " ہمارے قافلہ کی عورتوں نے بچے حاصل کر لینے کے بعد بچوں کی ماؤں کو الوداع کیا اور میں نے بھی رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی والدہ ماجدہ سے رخصت مانگی اور اپنی گدھی پر سوار ہوگئی۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی گود میں رکھ لیا۔ میں نے اپنی گدھی کو دیکھا کہ اس نے کعبۃ اللہ کی طرف تین سجدے کیے۔ پھر آسمان کی طرف اپنا سر اٹھایا اور چل پڑی یہاں تک کہ وہ قافلہ کے تمام چوپایوں سے آگے نکل گئی۔ یہ بات دیکھ کر قافلہ والے مجھ پر حیران ہونے لگے اور قافلہ کی عورتیں جو میرے پیچھے رہ گئی تھیں پکار کر کہنے لگیں۔ یا بنت ابی ذؤیب اھذا اتانک التی کنت علیھا وانت جائیۃ معنا تخفضک طورا وترفعک طورا۔ اے ابوذؤیب کی بیٹی! کیا یہ وہی گدھی ہے جس

پر تو ہمارے ساتھ آئی تھی اس حال میں کہ وہ کبھی تجھے نیچے لے جاتی تھی اور کبھی اوپر کو اچھالتی تھی۔ میں نے کہا۔ اللہ کی قسم یہ وہی گدھی ہے۔ یہ سن کر وہ تعجب میں پڑیں اور کہنے لگیں کہ بلاشبہ حلیمہ کی گدھی کی شان بہت بڑی ہے۔" (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کی گدھی کی گفتگو

حلیمہ فرماتی ہیں۔ "میں نے اپنی گدھی کو کہتے ہوئے سنا۔ بلاشبہ میرے لئے عظمت ہے پھر میرے لئے عظمت ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مرنے کے بعد مجھے زندہ کیا اور کمزور ہو جانے کے بعد قوت بخشی۔ ویحکن یا نسآء بنی سعد انکن لفی غفلة وھلی تدرین من علی ظھری علی ظھری خیار النبیین و سیدالمرسلین و خیرالاولین والآخرین وحبیب ربّ العالمین۔ اے بنی سعد کی عورتو! تم پر افسوس۔ تم اس بات سے غافل ہو کہ میری پیٹھ پر کون سوار ہے۔ میری پیٹھ پر سب نبیوں سے افضل، سب رسولوں کے سردار، اولین و آخرین سے بہتر شخصیت اور رب العالمین کے حبیب سوار ہیں۔" (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کے گھر میں برکتیں ہی برکتیں

حلیمہ فرماتی ہیں۔ "پھر ہم قبیلہ بنی سعد بن بکر کے گھروں میں پہنچ آئے۔ یہ علاقہ سب سے زیادہ قحط زدہ تھا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں حلیمہ کی جان ہے۔ صبح سویرے لوگوں کے چرواہے اپنی بکریاں چرنے کے لئے چھوڑتے تو وہ بھوکے کمزور واپس آتے اور میرا چرواہا میری بکریاں چھوڑتا تو وہ اس حال میں لوٹتیں کہ ان کے تھنوں میں

دودھ بھرا ہوتا تھا۔ یہ دیکھ کر لوگ اپنے چرواہوں کو کہتے۔ تمہاری خرابی تم اپنی بکریاں اُدھر کیوں نہیں چراتے جدھر حلیمہ کا چرواہا اپنی بکریاں چراتا ہے پھر لوگوں کے چرواہے میرے چرواہا کے ساتھ بکریاں چرانے لگے لیکن شام کے وقت میری بکریاں تو خوب سیر ہوتیں اور ان کے تھنوں میں خوب دودھ ہوتا مگر دوسرے لوگوں کی بکریاں بھوکی ہوتیں اور ان کے تھنوں میں دودھ بھی نہ ہوتا تھا۔'' (الوفاء باحوال المصطفےٰ ج ۱ ص ۱۰۹) (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کے جانوروں میں برکت

صرف یہی نہیں کہ آپ کی برکت سے حلیمہ کے گھر دودھ کی فراوانی ہو گئی تھی بلکہ حلیمہ کے جانوروں میں بھی اضافہ ہوتا جاتا تھا اور وہ امیر اور معزز بنتی چلی گئیں۔ امام قسطلانی فرماتے ہیں۔ فلله درها من بركة كثرت بهامواشى حليمة ونمت وارتفع قدرها به وسمت ولم تزل حليمة تتعرف الخير والسعادة وتفوزمنه بالحسنى وزيادة۔ سو وہ برکت اللہ کے لئے ہے جس کے سبب سے حلیمہ کے مویشیوں میں کثرت ہوئی اور وہ بڑھ گئے اور اس وجہ سے حلیمہ کی عزت اونچی اور وقار بلند ہو گیا اور حلیمہ خیر وسعادت مندی میں مشہور ومعروف ہو گئیں۔ لقدبلغت بالهاشمى حليمة. مقاماً علافى ذروة العزوالمجد وزادت مواشيها واخصب ربعها. وقد عم هذا السعد كل بنى سعد۔ حلیمہ ہاشمی (محمد) صلے اللہ علیہ وسلم کے سبب سے اس بلند مرتبہ کو پہنچ گئیں جو عزت اور بزرگی کے کنگرے سے برتر ہے۔ ان کے مویشی بڑھ گئے اور ان کا علاقہ سرسبز وشاداب ہو گیا تو یہ خوشحالی بنی سعد کے پورے قبیلے کو ملی۔ (المواھب

اللدنیہ جلد اول ص ۸۰)

حلیمہ کے گھر میں رات بھر روشنی رہتی تھی

حلیمہ فرماتی ہیں۔ ''میری ایک عزیزہ قریب کی تھی پڑوسن بھی تھا۔ ایک دن کہنے لگی حلیمہ بڑی امیر ہوگئی ہے۔ جب سے قحط سالی ہوئی ہے تیرے گھر میں تو ویسے ہی دیا نہیں جلاتھ اب ساری ساری رات دیا جلتا رہتا ہے۔ اور تیرے گھر سے روشنی پھوٹ کر نکلتی رہتی ہے۔ میں نے کہا۔ نہیں بہن میں دیا نہیں جلاتی بلکہ یہ ایک نور ہے جو محمد کے چہرہ سے دمکتا رہتا ہے۔'' (ماہنامہ۔ ضیائے حرم لاہور۔ اپریل ۲۰۰۵ء)

فرشتے آپ کا جھولا جھولتے تھے

کتاب فتح الباری میں سیرت واقدی سے منقول ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی ولادت کے ابتدائی دنوں میں کلام کیا اور ابن سبع نے آپ کے خصائص میں یہ بات کی ہے کہ فرشتے آپ کے جھولا کو حرکت دیتے تھے تو وہ حرکت میں آجاتا تھا۔ (المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۸۱)

چاند سے کھیلنا

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے آپ سے فرمایا۔ مجھے آپ کے دین میں داخل ہونے کی دعوت آپ کی نبوت کی ایک نشانی نے دی تھی اور وہ یہ کہ میں نے دیکھا کہ آپ اپنے جھولے میں چاند سے گفتگو کرتے ہیں اور اسے اپنی انگلی سے جدھر اشارہ کرتے ہیں وہ اس طرف کو مڑ جاتا ہے۔ آپ نے فرمایا۔ انی کنت احدثہ ویحدثنی ویلھینی عن البکاء واسمع وجبتہ حین یسجد تحت العرش ۔ میں چاند سے

باتیں کرتا تھا تو وہ مجھ سے باتیں کرتا تھا اور مجھے رونے سے بہلاتا تھا اور میں اس کے گرنے کی آواز سنتا تھا جب وہ عرش کے نیچے سجدہ کرتا تھا۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص۸۰) (ماثبت من السنہ ص ۱۶۱)

اعلیٰ حضرت فرماتے ہیں۔

چاند جھک جاتا جدھر انگلی اٹھاتے مہد میں - کیا ہی چلتا تھا اشاروں پہ کھلونا نور کا

حلیمہ کی لوری

ابن الطراح فرماتے ہیں کہ میں نے ابوعبداللہ محمد بن معلیٰ ازدی کی کتاب الترقیص میں یہ شعر دیکھا ہے جس کو حلیمہ لوری دیتے وقت پڑھا کرتی تھیں۔ یا رب اذ اعطیتہ فأبقه وأعله الی العلا وأرقه وادحض اباطیل العدا بحقه ۔اے میرے رب! جب تو نے ہمیں محمد عطا کیے ہیں تو تو ان کو باقی رکھ اور بلند درجہ پر پہنچا اور آپ کے حق میں دشمنوں کی دشمنیاں ذلیل وخوار کردے۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص۸۱) (ماثبت من السنۃ ص۱۶۱)

شیماء کی لوری

حلیمہ سعدیہ کی سب سے بڑی بچی شیماء اکثر آپ کو اٹھائے رکھتی تھی اور بہلاتی رہتی تھی۔ اس دوران لوری دیتے وقت وہ یہ شعر پڑھتی تھی۔ ھذا اخ لم تلده امی. ولیس من نسل ابی وامی. فدیتہ من مخول معسی. فانمه اللھم فیما تنمی - یہ وہ میرا بھائی ہے جس کو میری ماں نے جنا نہیں ہے۔ اور نہ وہ میرے باپ اور چچا کی نسل سے ہے۔ میں اپنے ماموؤں اور چچاؤں کو ان پر قربان کرتی ہوں۔ اے خدا تو ان کی نشو ونما ان

میں کہ جن کی نشوونما تو کیا کرتا ہے۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۱) (ماثبت من السنہ ص ۱۶۱)

ابتدائی عاداتِ کریمہ

حلیمہ کہتی ہیں کہ ایام شیر خوارگی میں آپ عام بچوں کی طرح بول و براز سے اپنے کپڑوں کو گندا نہیں کرتے تھے۔ آپ کا ضروریات سے فارغ ہونے کا وقت مقرر تھا۔ اگر کبھی آپ کا ستر کھل جاتا تو جب تک اسے ڈھانپ نہ دیا جاتا آپ روتے رہتے تھے۔ آپ کا دہن مبارک ہمیشہ صاف اور پاک ہوتا تھا۔ میں جب کبھی آپ کا منہ دھونا چاہتی تو دیکھتی کہ اس کی ضرورت ہی باقی نہیں رہی ہے۔ آپ کی نشوونما بڑی تیزی سے ہوتی تھی۔ جب آپ پاؤں پاؤں چلنے لگے تو زیادہ تر آپ سے شیماء ہی کھیلا کرتی تھی۔ ایک بار انہوں نے آپ کو بہت تنگ کیا تو آپ نے غصہ میں آ کر ان کے کندھے پر اس زور سے کاٹا کہ دانتوں کے نشان پڑ گئے۔ اس وقت کی یہ زحمت نصف صدی بعد سبب رحمت بنی اور وہ اس طرح سے کہ سن ۹ ہجری کے غزوہ ہوازن میں جب شیماء مسلمانوں کے ہاتھوں گرفتار ہوئیں تو انہوں نے کہا۔ میں تمہارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کی رضاعی بہن ہوں۔ اس بات کے سننے پر مجاہدین نے انہیں بڑے احترام سے حضور صلے اللہ علیہ وسلم پر پیش کیا۔ بوڑھی شیماء نے بچپن کا واقعہ یاد دلایا اور ثبوت کے طور پر اپنے کندھے پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے دانتوں کے کاٹے کا نشان دکھلایا تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو وہ واقعہ یاد آ گیا اور آپ نے اپنی چادر بچھا کر انہیں عزت واحترام سے بٹھایا اور گزشتہ حالات کے یاد دلانے پر آپ آب دیدہ ہو گئے۔ فرمایا۔ میرے پاس رہنا چاہتی ہو تو بہن کی طرح رہو۔

وہ ایمان لائیں اور عرض کیا کہ میں اپنے لوگوں میں لوٹ جانا چاہتی ہوں۔ آپ نے بہت کچھ دے کر محبت کے ساتھ ان کے خاندان والوں کے پاس انہیں بھیج دیا۔ اس عطا میں تین غلام باندیاں کچھ اونٹ اور بہت سی بکریاں شامل تھیں۔" (روزنامہ جنگ بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

آپ کی سب سے پہلی گفتگو

حلیمہ فرماتی ہیں۔ کہ جب میں نے دودھ چھڑایا تو آپ کی زبان اقدس پر پہلا جملہ یہ جاری ہوا۔ اللہ اکبر کبیراً والحمد للہ کثیراً و سبحان اللہ بکرۃ واصیلاً۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔ اور اللہ کے لئے بہت تعریفیں ہیں اور اللہ کے لئے صبح و شام پاکی ہے۔" (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۱) (ما ثبت من السنۃ ص ۱۶۳)

آپ کا ہر رات کا وظیفہ

حلیمہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رات کو آہستہ آہستہ یہ پڑھتے تھے لا الہ الا اللہ قدوساً نامت العیون الرحمن لا تأخذہ سنۃ ولا نوم۔ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ۔ ہر عیب سے منزہ ہے۔ آنکھیں سو گئیں لیکن رحمٰن کو نہ اونگھ ہے نہ نیند۔" (اشرف السیر ص ۱۵۶)

کھیل سے اجتناب

جب ہاتھ پاؤں میں چلنے پھرنے کی قوت آئی۔ کھیلنے کودنے کے دن آئے اور بچے کھیلتے کودتے لیکن آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کبھی کھیل میں شریک نہ ہوتے۔ دور سے کھڑے ہو کر انہیں دیکھتے اور انہیں کھیلنے کودنے سے منع فرماتے۔ جب بچے اپنے شغل میں شریک

ہونے کو کہتے تو آپ فرماتے میں دنیا میں کھیلنے کے لئے نہیں آیا ہوں۔ (اشرف السیر ص ۱۵۵)

بچپن میں خوش خلقی

آپ صلے اللہ علیہ وسلم میں بچپن کے دور میں رونے دھونے ضد کرنے وغیرہا کسی قسم کی بد خلقی نہ تھی۔ نشو ونما غیر معمولی تھی۔ روزانہ آفتاب کے مانند ایک نور آکر آپ کو ڈھک لیتا اور کچھ دیر بعد غائب ہو جاتا تھا۔ بلا ناغہ روز دو سفید پوش مرد یا دو مرغے سفید رنگ کے آتے اور گریبان اقدس میں سما جاتے تھے۔" (اشرف السیر ص ۱۵۵)

حلیمہ کی پہرا داری

حضرت حلیمہ کو آنحضور صلے اللہ علیہ وسلم کا پاس ادب اتنا ملحوظ تھا کہ ایام رضاعت تک اپنے شوہر کو اپنے قریب آنے نہ دیا۔ گرمی اور دھوپ میں آپ کو کہیں جانے نہ دیتی تھیں۔ ایک دن حلیمہ کی غفلت میں آپ اپنی بہن شیماء کے ساتھ باہر چلے گئے حضرت حلیمہ نے جب آپ کو گھر میں نہ دیکھا تو بے چین ہو گئیں اور آپ کی تلاش میں نکلیں آپ کو شیماء کے ساتھ دیکھ کر شیماء پر بہت خفا ہوئیں کہ دھوپ میں انہیں لیے کہاں پھر رہی ہو۔ شیماء نے کہا اطمینان رکھیں۔ دھوپ سے انہیں کوئی تکلیف نہیں پہنچ سکتی۔ کیونکہ ان کے سر پر ابر سایہ کیے رہتا ہے۔" (اشرف السیر ص ۱۵۶) (المواہب اللدنیہ جلد اول ص ۸۲)

آپ کی نشو ونما کی کیفیت

حلیمہ فرماتی ہیں۔ وکان یشب فی الیوم شباب الصبی فی الشہر و یشب فی الشہر شباب الصبی فی سنۃ۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ایک دن میں اتنے

بڑھتے تھے جتنا کوئی بچہ ایک مہینے میں بڑھتا ہے اور آپ ایک مہینے میں اتنے بڑھتے تھے جتنا کوئی عام بچہ سال میں بڑھتا ہے۔ (الوفاء باحوال المصطفیٰ۔ جلد اول ص ۱۰۹)

اختتام رضاعت پر حلیمہ آپ کو والدہ کے پاس لے آئیں

دو سال تک حلیمہ نے آپ کو دودھ پلایا۔ آپ کی نشوونما اور بچوں کی نسبت سے بہت اچھی تھی۔ آپ توانا تندرست اور اپنے ہم عمروں سے زیادہ اونچے پورے تھے۔ جسمانی اعتبار سے آپ چار برس کے دکھائی دیتے تھے۔ حسب معاہدہ اب بچے کو ماں کے حوالے کرنے کا وقت آ گیا تھا۔ حلیمہ مغموم تھیں اور ان کا جی انہیں جدا کرنے پر کسی طرح آمادہ نہ ہوتا تھا۔ لیکن دل پر پتھر رکھ کر حضرت آمنہ کی امانت انہیں سونپنے کے لئے مکہ آئیں۔ اتفاق کی بات تھی کہ ان دنوں مکہ میں کسی وباء کا زور تھا۔ جب حلیمہ نے بچے کو چند سال اور اپنے پاس رکھنے کا خیال ظاہر کیا تو حضرت آمنہ نے وباء کی وجہ سے واپسی پر اصرار نہ کیا۔ یوں حلیمہ سعدیہ کی مراد بر آئی اور وہ خوشی خوشی آپ کو دوبارہ اپنے گھر لے آئی جو خانوادہ حارث لے لئے رحمت ہی رحمت تھے (روزنامہ جنگ مذکورہ بالا)

شقِ صدر

حلیمہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دوبارہ اپنے گھر لے آئیں تو اس کے دو یا تین مہینے بعد یہ واقعہ پیش آیا کہ آپ اپنے رضاعی بہن بھائی کے ساتھ گھروں کے پیچھے مویشیوں میں تھے۔ اچانک آپ کا رضاعی بھائی دوڑتا ہوا گھر آیا اور اس نے کہا۔ دو سفید پوش مرد آئے اور انہوں نے میرے قریشی بھائی کو لٹایا اور اس کا پیٹ پھاڑ دیا۔ حلیمہ فرماتی ہیں۔ یہ سن کر میں اور میرا خاوند اس طرف دوڑے مگر ہم نے آپ کو اس حال میں پایا کہ آپ کھڑے

تھے اور آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔ میرے خاوند نے آپ کو گلے لگالیا اور کہا اے میرے پیارے بچے آپ کا کیا حال ہے؟ فرمایا میرے پاس سفید کپڑوں والے دو مرد آئے اور انہوں نے مجھے لٹایا پھر میرا پیٹ چاک کیا۔ پھر اس میں سے کوئی شئے نکال کر پھینک دی پھر میرا پیٹ درست کر دیا۔ یہ سن کر ہم آپ کو اپنے ساتھ گھر لے آئے۔ میرے خاوند نے کہا اے حلیمہ مجھے ڈر ہے کہ ہمارا یہ بچہ ڈرا ہوا ہے اس لئے آؤ ہم اسے اس کے گھر والوں کے پاس لوٹا آئیں۔ یہ سن کر ہم بچے کو مکہ میں اس کی والدہ کے پاس لے آئے۔ آمنہ نے پوچھا۔ کیا وجہ ہوئی کہ تم بچے کو واپس لے آئے ہو حالانکہ تم اسے اپنے پاس رکھنے کی خواہش مند تھے؟ ہم نے کہا ہم اس بچے کے ضائع ہونے کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ آمنہ نے پوچھا۔ اس کی کوئی وجہ ہوگی اس لئے اس بچے کے بارہ میں جو بات ہے وہ مجھے سچ سچ بتاؤ۔ پھر انہوں نے اس بات پر اصرار کیا تم ہم نے انہیں شق صدر کے متعلق تمام باتیں بتائیں۔ فرمانے لگیں کیا تمہیں ڈر ہے کہ اس بچہ کو شیطان نقصان دے گا۔ یہ بات ہرگز نہیں۔ اللہ کی قسم شیطان کو اس بچے پر کوئی راہ نہیں ملے گی۔ اور بلاشبہ میرے اس بچے کی شان بہت بڑی ہے۔ (المواھب اللدنیہ جلد اول ص ۸۲)

یہودیوں کی دشمنی

حضرت حلیمہ بیان کرتی ہیں کی بنی سعد کے کنبے میں رہتے ہوئے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو چند روز ہوئے تھے کہ اس آبادی سے چند یہودیوں کا گزر ہوا۔ حلیمہ نے انہیں بچے کی عظمت شان بیان کی۔ یہ سن کر ایک یہودی نے کہا اسے قتل کر ڈالو۔ اتنے میں دوسرے نے پوچھا کیا اس بچے کا باپ زندہ ہے؟ ڈر کر حلیمہ نے اپنے شوہر کی طرف اشارہ کیا اور کہا

یہ اس بچے کے باپ ہیں اور میں اس کی ماں ہوں۔ یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ یتیم ہوتا تو ہمارے ہاتھوں سے نہ بچ سکتا۔ کیونکہ ہماری کتابوں میں ختم نبوت کی نشانیوں میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ جانا بھی شامل ہے۔ (روزنامہ جنگ ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

عکاظ کے میلہ میں سازش

ایک دفعہ حلیمہ آپ کو لے کر عکاظ کے میلے میں گئیں ایک کاہن کی نظر آپ پر پڑی تو وہ چیخ کر کہنے لگا۔ اے عکاظ والو۔ اس بچے کو موت کی گھاٹ اتار دو ورنہ بڑا ہو کر یہ تم سب کو مٹا دے گا۔ یہ سن کر حضرت حلیمہ وہاں سے آپ کو لے کر کھسک گئیں اور میلہ کے ہجوم میں اِدھر اُدھر ہو گئیں۔ اس واقعہ کے بعد حلیمہ نے پھر کبھی آپ کو تنہا نہیں چھوڑا اور ہر وقت آپ کو اپنی نظروں میں رکھا۔ (روزنامہ جنگ بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

آپ نے حلیمہ کی بکریاں چرائیں

حلیمہ فرماتی ہیں۔ ''جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عمر چوتھے سال میں داخل ہوئی آپ نے فرمایا۔ اماں جان۔ میں دن کے وقت اپنے بہن بھائیوں کو گھر میں نہیں دیکھتا۔ اس کی کیا وجہ ہے؟ میں نے کہا۔ دن کے وقت وہ بکریاں چرانے چلے جاتے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں آپ کی برکت سے عطا کی ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ دعینی اخرج معھم الی المرعیٰ ۔ آپ مجھے ان کے ساتھ چراگاہ میں جانے کی اجازت دیں۔ پھر آپ نے اپنے اس مطالبہ پر بہت اصرار کیا تو میں نے دوسرے دن انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ آپ کھانے پینے کی چیزیں اور عصا لے کر بکریوں کے ساتھ نکلے۔ اور مجھ سے غائب ہو گئے۔ شام کے وقت ہم چراگاہ کی طرف نکلے تو ہم نے آپ کو واپس آتے ہوئے پایا۔

انوار آپ کے آگے آگے تھے اور بکریاں آپ کے پیچھے پیچھے تھیں دن کے وقت ایک بکری کو آپ کے بھائی نے پتھر مارا تو اس کی ٹانگ ٹوٹ گئی اس بکری نے آپ سے شکایت کی تو آپ نے اپنے ہاتھ سے اس کی ٹانگ درست کر دی۔ حلیمہ فرماتی ہیں میں نے اپنے بیٹے سے پوچھا۔ تو نے دن کے وقت اپنے قریشی بھائی کو کیسے پایا؟ اس نے کہا۔ اماں جان! مامر بحجر ولا مدر ولا سھل و لا جبل ولا شجر ولا وحش ولا طیر الا ویقول السلام علیک یا رسول اللہ ولا بطأ موضعاً الا نبت الشعب۔ میرا قریشی بھائی جس بھی پتھر یا ٹیلے یا پہاڑ یا درخت یا وحشی جانور یا پرندے کے پاس سے گذرا اس نے کہا السلام علیک یا رسول اللہ۔ اے اللہ کے رسول آپ پر درود و سلام ہو۔ اور آپ نے جس جگہ کو بھی اپنے قدموں نے شرف بخشا وہاں سبزہ اگ آیا۔"

(نزھۃ المجالس جلد دوم ص ۱۰۲)

حلیمہ کا آخری بار آپ کو والدہ کے سپرد کرنا

حضرت حلیمہ سال میں دو بار حضرت آمنہ سے ان کے نور نظر کو ملانے کے لئے لاتی تھیں۔ ایک روایت کے بموجب چار سال اور دوسری روایت کے مطابق پانچ سال کے بعد صحرائی تربیت کے اس شاہکار کو آغوش مادر میں بٹھا کر حضرت حلیمہ بوجھل دل کے ساتھ بنو سعد کے ٹھکانے لوٹیں۔ پھر وہ نور دیدہ حضرت آمنہ کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا رہا۔ (روز نامہ جنگ بابت ۷ جولائی ۱۹۹۸ء)

الحمد للہ۔ ہم نے حضور پر نور شافع یوم النشور صلے اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے ابتدائی چار پانچ سالوں کے ایمان افروز واقعات و حالات کو جمع کرنے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کا اجر عظیم عنایت فرمائے۔ (۲۱ صفر المظفر ۱۴۲۸ھ۔ ۱۱ مارچ ۲۰۰۷ء)

دورِ حاضر کا اسلامی نصاب

الحمدللہ راقم الحروف حیدری رضوی غفر اللہ تعالیٰ لہٗ کی تصنیف ''مقالات حیدری'' کے چار حصے اللہ کریم جل مجدہٗ کی مہربانی سے شائع ہو گئے ہیں۔ اعتقادیات و تعلیماتِ بزرگانِ دین کے بارہ میں پہلے حصے میں چھبیس مقالے، فقہی مسائل و احکامات کے بارہ میں دوسرے حصے چھتیس مقالے، اعتقادی مسائل و احکامات کے بارہ میں تیسرے حصے میں اڑتیس مقالے اور ترغیبات و ترہیبات کے بارہ میں چوتھے حصے میں چھیالیس مقالے کل ایک سو چھیالیس مقالہ جات شامل کتاب کیے گئے ہیں۔ مکمل کتاب کی ضخامت ۱۹۷۶ صفحات ہے چاروں حصے چار رنگے دیدہ زیب ٹائٹل اور مضبوط جلد کے ساتھ تیار کرائے گئے ہیں۔ بلا مبالغہ اس کتاب کو ''دورِ حاضر کا اسلامی نصاب'' کہا جا سکتا ہے۔ مکمل چار حصوں کا مناسب ہدیہ مبلغ ۶۹۰ روپے رکھا گیا ہے۔ زیادہ تعداد میں خریداری پر خصوصی رعایت دی جائے گی۔ یہ کتاب ہر گھر کی ضرورت ہے۔ اولیں فرصت میں حاصل کریں۔

ملنے کا پتہ: ابوالکرم احمد حسین قاسم الحیدری

ناظم مکتبہ حیدریہ بازار سہنسہ ضلع کوٹلی آزاد کشمیر۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ولتكن منكم امة يدعون الى الخير الآية﴾ (پ ۴ رکوع ۲)

اور تمہارے اندر ایک جماعت ہونی چاہیے جو بھلائی کے کاموں کی دعوت دے

سنی بریلوی مسلک کی تنظیم

انجمن احباب اہل سنت

سہنسہ۔ ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر

سنی احباب جانتے ہیں کہ مخالفین اہلسنت اپنے باطل نظریات وعقائد سواد اعظم اہلسنت میں پھیلانے اور انہیں جادۂ حق سے بھٹکانے کے لیے جگہ جگہ مفت لٹریچر تقسیم کر رہے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے مسلک کے تحفظ اور اپنے عقائد حقہ کی ترویج وتبسیط کا احساس ہے تو پھر انجمن احباب اہل سنت کی ممبر شپ اختیار فرمائیں۔

ہر سنی بریلوی مسلمان مرد ہو یا عورت۔ بچہ ہو یا جوان انجمن ہذا کا ممبر بن سکتا ہے۔ بشرطیکہ وہ باقاعدگی سے ماہوار ۵ روپے چندہ ادا کرے اس چندہ سے کتب شائع کرا کر مفت تقسیم کرنا انجمن ہذا کا بنیادی مقصد ہے۔

الداعی الی الخیر: ناظم انجمن احباب اہلسنت سہنسہ ضلع کوٹلی۔ آزاد کشمیر